THU.22.Augt.2024
VOLUME:19 NO: 213
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 22/اگست 2024
جلد:19 شمارہ: 213
16/صفرالمظفر 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نویدمحی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سابق ٹرینی آئی اے ایس پوجا کھیڈکر کا معاملہ

کرائم برانچ نے عبوری ضمانت کی مخالفت کی

نئی دہلی:21/اگست (ایجنسیز) دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے دہلی ہائی کورٹ میں سابق ٹرینی آئی اے ایس پوجا کھیڈکر کو عبوری ضمانت کی درخواست کی مخالفت کی ہے۔ کرائم برانچ نے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر پوجا کھیڈکر کو ضمانت پر رہا کیا جاتا ہے تو وہ گمراہ کن معلومات دے کر یا ان اداروں پر ریکارڈ یا گواہی تبدیل کرنے کے لیے دباؤ ڈال کر اس عمل میں رکاوٹ ڈال سکتی ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع رپورٹ کے مطابق دہلی پولیس کرائم برانچ نے دہلی ہائی کورٹ میں بیان دیا کہ تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ سابق آئی اے ایس ٹرینی پوجا کھیڈکر او بی سی اور نان کریمی لیئر امیدوار کے طور پر فائدہ حاصل کرنے کی حقدار نہیں تھی اور اس نے خود کو اس زمرہ سے وابستہ دکھانے کے لیے فرضی دستاویزات پیش کیے۔ اس کے علاوہ بھی پوجا کھیڈکر نے ملازمت حاصل کرنے کے لیے یو پی ایس سی کو کئی غلط معلومات فراہم کیں۔ اس میں والدین کی علیحدگی اور خود کے والدہ کی سرپرستی میں رہنے کی بات بھی شامل ہے۔ پیشرفت کی رپورٹ کے مطابق پوجا کھیڈکر نے واقف کاروں اور انجام لوگوں کے ساتھ مل کر خود کو او بی سی کریمی لیئر زمرے کی امیدوار ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ تاہم پولیس کو دوران تحقیقات یہ بھی معلوم چلا کہ پوجا کھیڈکر کے والدین ایک ساتھ رہ رہے تھے۔ دہلی پولیس کی کرائم برانچ کا کہنا ہے کہ اب تک کی گئی جانچ سے ایسا لگتا ہے کہ اس فراڈ میں اور بھی بہت سے لوگ ملوث ہیں۔ یہ دلیل دی گئی ہے کہ کھیڈکر ان کے ساتھ مل کر فرضی کہانی گڑھ سکتی ہے، شواہد کو چھپا سکتی ہے یا باقی شواہد میں ہیرا پھیری کر سکتی ہے۔ اس سے دھوکہ دہی کے مکمل دائرہ کار کا پردہ فاش کرنے کی تحقیقات پر بہت زیادہ اثر پڑ سکتا ہے۔ کھیڈکر کے خلاف دھوکہ دہی اور جعلسازی کے سنگین الزامات ہیں۔ اس معاملے میں سول سروسز میں ریزرو کیٹیگریز کے غلط استعمال کی بات کی گئی ہے۔ اس معاملے کا عوامی اعتماد پر وسیع پیمانے پر اثر پڑتا ہے۔ یہ براہ راست پورے امتحان اور انتخاب کے عمل کی شفافیت اور دیانت کو متاثر کرتا ہے۔ بہت سارے شواہد ملے ہیں، جیسے ای میلز، ٹیکسٹ میسجز، جسمانی، یہاں تک کہ ذاتی ریکارڈ بھی ابھی تک حکام کو پیش نہیں کیے گئے۔ دہلی پولیس کی کرائم برانچ کا کہنا ہے کہ اگر جانچ کے ابتدائی مرحلے میں سیکورٹی فراہم کی جاتی ہے، تو اسے تبدیل یا ختم کیا جا سکتا ہے۔ ایسا ہونے کا بھی زیادہ امکان ہے کیونکہ ان کی معلومات میں ہیرا پھیری کی مبینہ تاریخ ہے۔ تفتیش میں مسلسل پوچھ گچھ شامل ہوتی ہے، جیسے کہ معذوری کے سرٹیفکیٹس کی تصدیق کرنا، یا دیگر اداروں جیسے تعلیمی یا طبی اداروں کے ساتھ اس کے دعووں کی جانچ کرنا۔

آج وقف ترمیمی بل پر 'جے پی سی' کی پہلی میٹنگ

پارلیمنٹ میں رپورٹ کب پیش کی جائے گی؟ جگدمبیکا پال کا بیان

نئی دہلی: 21/اگست (ایجنسیز) وقف (ترمیمی) بل 2024 کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل جے پی سی (جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی) کی پہلی میٹنگ کل یعنی 22 اگست کو ہونے والی ہے۔ اس سے عین قبل اس کمیٹی کے چیئرمین اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال کا ایک بیان سامنے آیا ہے جس میں انھوں نے بتایا ہے کہ کمیٹی اپنی رپورٹ کب پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرے گی۔ انھوں نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے ہفتہ میں کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ دراصل جگدمبیکا پال نے 'اے بی پی نیوز' سے خصوصی بات چیت کے دوران وقف ترمیمی بل سے متعلق اپنے نظریات سامنے رکھے اور ساتھ ہی پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے ہفتہ میں کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ اس بات چیت میں ڈمریا گنج سے رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال نے بل کی تعریف کی اور کہا کہ ''وقف کی ملکیت کو خرد برد کرنے کی شکایتیں آرہی تھیں۔ حکومت چاہتی ہے کہ بل ملک اور اقلیتوں کے مفاد میں ہو۔'' وقف ترمیمی بل پر اپوزیشن کے اعتراض پر جواب دیتے ہوئے جگدمبیکا پال نے کہا کہ کسی بھی حکومت میں زمین کا کسٹوڈین ضلع مجسٹریٹ ہی ہوتا ہے۔ یہ کلکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے جو کہ کسی خاص پارٹی سے نہیں ہوتا۔ کلکٹر کو ذمہ داری دینے کا مطلب ہے کہ معاملہ شفاف رہے گا۔ قابل ذکر ہے کہ 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کا جائزہ لینے مقصد سے تشکیل دی گئی جے پی سی میں مجموعی طور پر 31 اراکین ہیں۔ ان میں 21 لوک سبھا کے اور 10 راجیہ سبھا کے اراکین ہیں۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال کو اس کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے۔

ہنڈن برگ رپورٹ: 'موڈانی مہا گھوٹالہ' کے خلاف

کانگریس کا ملک گیر مظاہرہ، جے پی سی سے جانچ کرانے کا مطالبہ

لندن: 21/اگست (ایجنسیز) سیبی چیف مادھبی پوری بچ کے خلاف ہنڈن برگ کی رپورٹ پر کوئی کارروائی نہ ہونے سے اپوزیشن پارٹی کانگریس سخت ناراض دکھائی دے رہی ہے۔ اس نے اس معاملے میں اب ملک گیر احتجاجی مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس کے سرکردہ لیڈران نے کئی ریاستوں میں آج پریس کانفرنس کر 'موڈانی مہا گھوٹالہ' کے خلاف 22 اگست یعنی جمعرات کو احتجاجی مظاہرہ کرنے کی اطلاع دی ہے۔ کانگریس اس پورے معاملے کی جے پی سی (جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی) سے جانچ کرانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ دہلی میں کانگریس صدر دیویندر یادو اور پارٹی ترجمان سپریا شرینیت، مہاراشٹر کے ناگپور میں بھوپیش بگھیل، ممبئی میں ناصر حسین، اتر پردیش کے لکھنؤ میں سچن پائلٹ، چنڈی گڑھ میں امی یاگنک، آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں گردیپ سپل، وجے واڑہ میں مدھو گوڑ یاشکی وغیرہ نے پریس کانفرنس کر ملک گیر احتجاجی مظاہرہ سے متعلق تفصیلی جانکاری دی۔ سبھی لیڈران نے 'موڈانی مہا گھوٹالہ' کی جانچ جے پی سی سے کرانے کا مطالبہ کیا اور ہنڈن برگ رپورٹ پر کوئی کارروائی نہ ہونے پر فکر کا اظہار کیا۔ دہلی میں منعقد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے کہا کہ ہنڈن برگ کی رپورٹ پر جے پی سی کے ذریعہ جانچ کرائی جانی چاہیے۔ رپورٹ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سیبی چیف اور ان کے کنبہ کے اراکین کی بھی اس پورے معاملے میں اہم کردار رہا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ سیبی چیف پر جس طرح کے الزامات لگے ہیں، اس کے بعد انھیں عہدہ سے ہٹایا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ کو بھی اس معاملے پر از خود نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ ہنڈن برگ کی نئی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ کے سامنے سبھی حقائق نہیں رکھے گئے تھے۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ موڈانی مہا گھوٹالہ معاملے کی جانچ جے پی سی سے کرانا ہی مناسب طریقہ ہے، کیونکہ اس طرح کی کمیٹی میں سبھی سیاسی پارٹیوں کے نمائندہ ہوتے ہیں اور اس کا دائرہ بڑا ہوتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس معاملے میں کانگریس پارٹی کے سبھی متبادل کھلے ہوئے ہیں اور پارٹی اپوزیشن میں رہنے کی اپنی ذمہ داری پوری طرح سے نبھائے گی۔ میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کانگریس ترجمان نے کہا کہ مودی جی کے غیر ملکی دورے اور حکومت کی خارجہ پالیسی سب کچھ اڈانی جی کے لیے ہو چکا ہے۔ مودی جی کے دورے کے بعد سری لنکا میں اڈانی گرین انرجی پاور پرچیز ایگریمنٹ 20 سال کے لیے 367 کروڑ سرمایہ کاری کرے گی۔ بنگلہ دیش میں اڈانی گروپ الیکٹرو پاور کا ایگریمنٹ ملا اور اسی طرح اسرائیل میں وزیر اعظم کے دورے کے بعد اڈانی کو بزنس ملا۔ ظاہر ہے مودی حکومت کی خارجہ پالیسی اڈانی کے کاروبار کے لیے سبھی حدیں پار کر رہی ہے۔ آج 2 روپے کی چیز 20 روپے میں مل رہی ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ جس کی حفاظت اور سیکورٹی خود وزیر اعظم مودی جی کر رہے ہیں، اس کی جانچ کون کرے گا۔ سپریا شرینیت نے ہنڈن برگ رپورٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ہزاروں کروڑ روپے کے اڈانی مہا گھوٹالے کی جانچ کر رہی سیبی چیف مادھبی بچ کے بارے میں کچھ اہم باتیں بتائی گئی ہیں۔ مادھبی اڈانی گھوٹالہ کو لے کر جن کمپنیوں کی جانچ کر رہی ہیں، اس میں خود ان کا اور ان کے شوہر دھول بچ کا پیسہ لگا ہوا ہے۔ دھول بچ کمپنی ایڈوائزر بھی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مادھبی سیبی چیف عہدہ سے فوراً استعفیٰ دیں۔ سرمایہ کاروں کے ہزاروں کروڑ روپے کے نقصان کا ہرجانہ کون بھرے گا، کیونکہ مادھبی بچ نے سپریم کورٹ کی جانکاری میں یہ لایا ہی نہیں کہ کمپنیوں میں ان کی شراکت داری ہے جن کی وہ جانچ کر رہی ہیں۔ آج سوال اٹھتا ہے کہ مودی جی آخر کب تک اڈانی کو بچائیں گے؟ سپریا شرینیت نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ سیبی کی جانچ رپورٹ کو دوبارہ کھنگالنے کی ضرورت ہے، کیونکہ سیبی چیف نے جانچ سے متعلق سپریم کورٹ کو تاریکی میں رکھا۔

بہار: پٹنہ صدر زون 4 حصوں میں تقسیم

پٹنہ: 21/اگست (ایجنسیز) بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے 21 اگست کو کابینہ کی ایک انتہائی اہم میٹنگ بلائی تھی۔ اس میٹنگ میں مجموعی طور سے 31 ایجنڈوں پر مہر لگائی گئی ہے۔ سب سے بڑا فیصلہ نتیش کابینہ نے پٹنہ صدر زون کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کا لیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پٹنہ صدر کو چار حصوں میں تقسیم کر اسے پاٹلی پترا، پٹنہ سٹی، دیدارگنج اور پٹنہ صدر نام دیا گیا ہے۔ حکومت بہار نے ہر زون میں آنے والے حلقے اور پولیس تھانوں کی فہرست بھی جاری کر دی ہے۔ اس سے انتظامیہ کے کنٹرول میں بہت مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ عوام کو فائدہ یہ ہوگا کہ ان کا زون یا بلاک ان کے گھر سے زیادہ دور نہیں ہوگا۔

جموں وکشمیر کے لوگ قبرستانوں جیسی خاموشی نہیں بلکہ باوقار امن وامان چاہتے ہیں: محبوبہ مفتی

سری نگر: 21/اگست (ایجنسیز) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے بدھ کے روز اپنے ایک بیان میں کہا کہ جموں وکشمیر گزشتہ پانچ سالوں سے ایک 'مشکل دور' سے گزر رہا ہے اور ان کی پارٹی 'قبرستانوں جیسی خاموشی' جیسا امن نہیں بلکہ باوقار امن وامان چاہتی ہے۔ یہ تبصرہ انھوں نے پی ڈی پی ہیڈکوارٹر میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس تقریب میں راجوری کے سابق رکن اسمبلی چودھری قمر حسین نے ایک بار پھر پی ڈی پی میں شمولیت اختیار کی۔ قابل ذکر ہے کہ 2020 میں قمر حسین اور 5 دیگر پی ڈی پی لیڈروں کو سری نگر میں جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر اور بیرون ملکی سفیروں کے ایک نمائندہ وفد سے ملاقات کرنے پر پارٹی سے معطل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد قمر حسین جموں وکشمیر کے سابق وزیر الطاف بخاری کی قیادت والی 'اپنی پارٹی' میں شامل ہو گئے تھے۔ آج جب انھوں نے پی ڈی پی میں ایک بار پھر شمولیت اختیار کی تو عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''آرٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد سے نہ صرف پی ڈی پی بلکہ پورا جموں وکشمیر گزشتہ پانچ سالوں سے 'مشکل دور' سے گزر رہا ہے۔'' جموں وکشمیر

'کیا اب ایف آئی آر درج کرانے کے لیے بھی تحریک چلانی پڑے گی؟: راہل گاندھی

نئی دہلی: 21/اگست (ایجنسیز) مہاراشٹر کے بدلاپور واقع ایک اسکول میں 4 سال کی دو بچیوں کے ساتھ کی گئی شرمناک حرکت نے ہنگامہ برپا کیا ہوا ہے۔ اس معاملے کو دبانے کی کوشش کا الزام اسکول انتظامیہ اور پولیس پر عائد کیا جا رہا ہے۔ اس درمیان کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھی اس معاملے میں اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے سوال کیا ہے کہ کیا اب ایف آئی آر درج کرانے کے لیے بھی تحریک چلانی پڑے گی؟ راہل گاندھی نے اس معاملے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''مغربی بنگال، یوپی، بہار کے بعد مہاراشٹر میں بھی بیٹیوں کے خلاف شرمناک جرائم سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم ایک سماج کے طور پر کہاں جا رہے ہیں؟ بدلاپور میں دو معصوموں کے ساتھ ہوئے جرم کے بعد ان کو انصاف دلانے کے لیے پہلا قدم تب تک نہیں اٹھایا گیا جب تک عوام 'انصاف کی اپیل' کرتے ہوئے سڑک پر نہیں آ گئی۔ کیا اب ایف آئی آر درج کرانے کے لیے تحریک چلانی پڑے گی؟ آخر متاثرین کے لیے پولیس تھانے تک جانا بھی اتنا مشکل کیوں ہو گیا ہے؟'' راہل گاندھی نے مزید لکھتے ہیں کہ ''انصاف دلانے سے زیادہ کوشش جرم چھپانے کے لیے کی جاتی ہے، جس کا سب سے بڑا شکار خواتین اور کمزور طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایف آئی آر درج نہیں ہونا نہ صرف متاثرین کی حوصلہ شکنی کرتا ہے بلکہ جرائم پیشوں کا حوصلہ بھی بڑھاتا ہے۔ سبھی حکومتوں، شہریوں اور سیاسی پارٹیوں کو سنجیدگی کے ساتھ غور وخوض کرنا ہوگا کہ سماج میں خواتین کو محفوظ ماحول دینے کے لیے کیا اقدام اٹھائے جائیں۔'' اپنے پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی یہ بھی لکھتے ہیں کہ 'انصاف ہر شہری کا حق ہے، اسے پولیس اور انتظامیہ کی 'مرضی کا محتاج' نہیں بنایا جاسکتا۔''

کنگنا کی لوک سبھا رکنیت کو چیلنج کرنے والی عرضی پر ہائی کورٹ میں سماعت تین ہفتے بعد

دہرادون: 21/اگست (ایجنسیز) 2024 میں منڈی پارلیمانی حلقہ میں ہوئے لوک سبھا انتخاب کو چیلنج دینے والی عرضی پر ہائی کورٹ میں آج سماعت ہوئی۔ یہ معاملہ جسٹس جیوتسنا ریوال دُوا کی سنگل بنچ نے سنا۔ عرضی داخل ہونے کے بعد ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے کنگنا رانوت سے معاملے میں 21 اگست کو جواب داخل کرنے کے لیے کہا تھا۔ آج اس معاملے میں سماعت ہوئی تو کنگنا رانوت کے وکیل نے جواب تیار کرنے کے لیے تین ہفتے کا وقت مانگا۔ اب اس معاملے میں آئندہ سماعت تین ہفتے بعد ہوگی۔

ہریانہ میں بھرتی نتائج کے اعلان پر الیکشن کمیشن کی روک: کانگریس

چنڈی گڑھ: 21/اگست (ایجنسیز) الیکشن کمیشن نے ہریانہ میں جاری بھرتی عمل کے نتائج کے اعلان پر اسمبلی انتخابات مکمل ہونے تک روک لگا دی ہے۔ یہ اقدام کانگریس کے رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش کی جانب سے دی گئی شکایت کے بعد کیا گیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ہریانہ اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایچ ایس ایس سی) اور ہریانہ پبلک سروس کمیشن (ایچ پی ایس سی) کی بھرتی میں ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے ریاستی حکومت سے تفصیلی رپورٹ طلب کی اور حقائق کی تصدیق کے بعد پایا کہ موجودہ ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کے تحت، انتخابی اعلان سے قبل شروع ہونے والے بھرتی عمل میں کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ البتہ، غیر جانبداری کو یقینی بنانے اور کسی کو بھی غیر مناسب فائدہ پہنچانے سے روکنے کے لیے کمیشن نے ایچ ایس ایس سی اور ایچ پی ایس سی کو نتائج کے اعلان کو انتخابات مکمل ہونے تک ملتوی کرنے کی ہدایت دی ہے۔

منکی پاکس سے حفاظت اور قابو کے لیے مدھیہ پردیش حکومت کی ایڈوائزری جاری

بھوپال: 21/اگست (ایجنسیز) مدھیہ پردیش میں منکی پاکس (ایم پاکس) کے سلسلے میں محکمہ صحت عامہ نے گزشتہ روز ایک ایڈوائزری جاری کی ہے جس میں اس وائرس پر قابو اور اس سے حفاظت کے لیے ضروری قدم اٹھانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سبھی ضلع مجسٹریٹوں کے علاوہ میڈیکل کالج کے ڈین، چیف میڈیکل وصحت افسران اور سول سرجن کو اس مرض سے نپٹنے، بچاؤ کے طریقے اور دیگر اقدامات کے لیے رہنما ہدایات دی گئی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ راجندر شُکل نے منکی پاکس سے نپٹنے کے لیے ضروری تیاریوں کو یقینی بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے حفاظت کے لیے مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری گائیڈ لائنس پر عمل کیا جائے اور ضروری انتظامات کیے جائیں۔ محکمہ صحت نے اس سلسلے میں ریاست کے سبھی ضلعوں کو رہنما ہدایات جاری کر دیے ہیں۔ گائیڈ لائنس کے مطابق سبھی مشکوک معاملوں کی نشاندہی کر کے صحت سہولیات میں الگ رکھا جائے گا۔ علاج کرنے والے ڈاکٹر جب آئسولیشن ختم کرنے کی ہدایت دیں گے تب ہی مریضوں کو ڈسچارج کیا جائے گا۔ سبھی ممکنہ مریضوں کو ضلع سرویلانس افسر کی نگرانی میں رکھنے کی بات کہی گئی ہے۔ ممکنہ انفیکشن کی حالت میں منکی پاکس وائرس ٹسٹ کے لیے تجربہ گاہ کا نمونہ این آئی وی پونے بھیجا جائے گا۔ منکی پاکس کے مثبت معاملے پائے جانے پر کانٹیکٹ ٹریسنگ کر کے گزشتہ 21 دنوں میں مریض کے رابطے میں آئے لوگوں کی پہچان کرنے کی ہدایت ہے۔ غور طلب رہے کہ منکی پاکس جانوروں سے انسان میں اور پھر دیگر انسانوں میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہ وائرس کٹی پھٹی جلد، ریسپریٹری ٹریکٹ یا میوکس ممبرین (آنکھ، ناک یا منھ) کے توسط سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ متاثر جانور یا دیگر جنگلی جانور سے انسانوں میں وائرس کا ٹرانسمیشن کاٹنے، کھرونچنے، جسم کے لکویڈ اور زخم سے سیدھے یا بالواسطہ رابطہ (جیسے آلودہ بستر) سے ہو سکتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق اس وائرس کا انکیوبیشن پیریڈ عام طور پر 7 سے 14 دنوں کا ہوتا ہے لیکن یہ 5 سے 21 دنوں تک ہو سکتا ہے اور اس مدت کے دوران شخص عام طور پر متعدی نہیں ہوتا ہے۔ متاثر شخص کے چکتّے دکھنے سے ایک سے دو دن پہلے تک مرض پھیل سکتا ہے۔ سبھی چکتّوں سے جب تک پپڑی گر نہ جائے مریض تب تک متعدی بنا رہ سکتا ہے۔

چمپئی سورین نے اپنی پارٹی بنانے کا عزم کیا ظاہر

رانچی: 21/اگست (ایجنسیز) جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ چمپئی سورین ان دنوں سرخیوں میں ہیں۔ کبھی ان کے سیاست سے سبکدوش ہونے کے امکانات ظاہر کیے جاتے ہیں تو کبھی بی جے پی میں شامل ہونے کی بات ہوتی ہے۔ اس درمیان چمپئی سورین نے ایک بڑا بیان دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ وہ سیاست سے سبکدوش نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی زندگی کا ایک نیا باب شروع کرنے والے ہیں۔ چمپئی سورین نے اپنی ایک علیحدہ پارٹی بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ ''ہمارا جو نظریہ ہے، اس نظریہ والا کوئی نیا ساتھی ملے گا تو اس کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔'' یہ بیان چمپئی سورین نے 'اے بی پی نیوز' سے بات چیت کے دوران دیا ہے۔ چمپئی سورین کے اس اعلان سے جھارکھنڈ میں برسر اقتدار جے ایم ایم کی مشکلات بڑھنے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ دراصل چمپئی سورین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ 'سورین فیملی' کے بہت قریبی ہیں۔ اس لیے ان کا الگ پارٹی بنانا جے ایم ایم کے لیے نقصاندہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بی جے پی سے ناطہ جوڑنے کی قیاس آرائیوں پر چمپئی سورین نے کہا کہ دہلی میں ہم نے کسی بی جے پی لیڈر سے ملاقات نہیں کی۔ وہاں اپنے بچے اور پوتے سے ملنے گئے تھے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ہم نے عوام کے سامنے اپنی سوچ کو آئینے کی طرح صاف کر کے رکھ دیا ہے۔ قبائلیوں، دلتوں اور غریبوں کے لیے ہم پہلے بھی جدوجہد کرتے تھے، آگے بھی کرتے رہیں گے۔ جے ایم ایم کی طرف سے پارٹی نہ چھوڑنے کی گزارش پر چمپئی سورین نے کہا کہ ہر آدمی کا اپنا نظریہ ہے۔ جے ایم ایم کے لیڈروں کی جو بھی سوچ ہے، وہ اچھی ہے۔ اب تو اسمبلی انتخاب ہونے والے ہیں، اس لیے پورے جھارکھنڈ کا دورہ کرنے کا ارادہ ہے۔ چمپئی سورین کے گاؤں والے اس معاملے میں ان کے ساتھ کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی کرسی سے انھیں زبردستی ہٹا کر بے عزتی کی گئی ہے۔ ایسے میں اگر چمپئی سورین اپنی پارٹی بناتے ہیں تو ان کا ساتھ دیا جائے گا۔ لیکن بی جے پی کے ساتھ جانے پر کئی لوگوں نے ان کی حمایت نہ کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔

پاکستان: عمران خان کی بیوی اور بہن میں تلخیاں بڑھیں، جیل میں بھی نند-بھابھی جھگڑتی نظر آئیں

اسلام آباد: 21/اگست (ایجنسیز) پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان ایک طرف سیاسی وقانونی جنگ لڑ رہے ہیں، اور دوسری طرف ان کے اپنے رشتہ داروں کی لڑائیاں بھی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔ عمران خان کی فیملی میں موجود رنجش 20 اگست کو ایک بار پھر اس وقت سامنے آ گئی جب اڈیالہ جیل میں توشہ خانہ معاملہ کی سماعت کے دوران بشریٰ بی بی اور علیمہ خان ایک دوسرے سے تلخ انداز میں بحث کرتی ہوئی دکھائی دیں۔ قابل ذکر ہے کہ بشریٰ بی بی عمران خان کی شریک حیات ہیں اور علیمہ خان ان کی بہن ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تلخیوں کی خبریں پہلے بھی سامنے آتی رہی ہیں، لیکن عدالتی کمرے میں دونوں کی بحث حیران کرنے والی ہے۔ پاکستانی ویب سائٹ 'سماڈاٹ ٹی وی' نے جیل ذرائع کے حوالے سے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ سماعت کے دوران علیمہ خان، بشریٰ بی بی اور ان کی بیٹیوں کے درمیان زوردار بحث ہوئی۔ یہ واقعہ عمران خان کے ذریعہ میڈیا کو پیغام بھیجنے کے دوران پیش آیا۔ بحث اس وقت شروع ہوئی جب علیمہ خان نے کہا کہ عدالت میں ایک انجان خاتون موجود ہے۔ اس بیان پر بشریٰ بی بی اور ان کی بیٹیوں نے سخت اعتراض ظاہر کیا۔ اس کے بعد علیمہ اور بشریٰ کے درمیان بحث تیز ہو گئی اور دونوں طرف سے بہت کچھ کہا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ بحث ومباحثہ اس قدر بڑھ گیا کہ چیخ پکار سے خوفزدہ ہو کر بشریٰ بی بی کی چھوٹی بیٹی رونے لگی۔ ذرائع کے حوالے سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فیملی کے اراکین کو اس طرح سے جھگڑتا ہوا دیکھ کر عمران خان پریشان ہو گئے۔ جس وقت یہ سب چل رہا تھا، عمران خان جیل میں بنے کورٹ روم میں میڈیا سے بات چیت کر رہے تھے۔ بحث ومباحثہ کے شور کی وجہ سے عمران خان کو تین بار میڈیا کے ساتھ ہو رہی اپنی بات روکنی پڑی۔

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ میں بھی تختہ پلٹ! ناظم الحسن مستعفی، فاروق احمد نئے صدر مقرر

ڈھاکہ: 21/اگست (ایجنسیز): بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کا تختہ پلٹ ہونے کے بعد آج بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کا بھی تختہ پلٹ ہو گیا اور بورڈ کے صدر ناظم الحسن عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ جس کے بعد سابق چیف سلیکٹر فاروق احمد کو بورڈ کا نیا صدر مقرر کر دیا گیا۔ خیال رہے کہ حسن کے عہدے کی مدت کار اگلے سال اکتوبر میں ختم ہونی تھی لیکن ملک میں حالیہ سیاسی تبدیلیوں کے باعث انہوں نے قبل از وقت عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق ناظم الحسن پوپن سابق وزیر اعظم حسینہ واجد کے قریبی افراد میں شامل تھے اور ان کے پاس وزیر کھیل کا بھی قلمدان تھا۔ واضح رہے کہ کچھ روز قبل بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ حکام نے دعویٰ کیا تھا کہ بورڈ کے صدر نظم الحسن نے اصلاحات لانے کی خاطر محمد یونس کی زیر قیادت حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے اپنا عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کی ہے۔ نظم الحسن بطور صدر بی سی بی چوتھی مدت کے لیے خدمات انجام دے رہے تھے، وہ ملک میں جاری موجودہ سیاسی حالات کے بعد سے لندن میں روپوش ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بنگلہ دیش میں سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے بی سی بی کو ویمنز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2024 کی میزبانی ترک کرنا پڑی۔ اب خواتین کا ٹی-20 ورلڈ کپ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں ہوگا۔ اس وقت بنگلہ دیش کی مردوں کی کرکٹ ٹیم پاکستان کے دورے پر ہے۔

ایک قینچی کی وجہ سے ایئرپورٹ پر افراتفری، 36 پروازیں منسوخ، 200 تاخیر کا شکار

ٹوکیو: جاپان کے مشہور ترین ہوائی اڈے نیو چٹوز میں ایک قینچی غائب ہونے کی وجہ سے افراتفری پھیل گئی۔ سیکورٹی خدشات کے پیش نظر حکام کی جانب سے 36 پروازیں منسوخ کر دی گئیں، جبکہ 200 سے زائد پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ کئی مسافروں کو ایئرپورٹ کے اندر داخلہ بھی نہیں مل سکا۔ جاپان کا یہ ایئرپورٹ سخت سیکورٹی پروٹوکول کے لیے مشہور ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہفتہ کے روز ایک ریٹیل آؤٹ لیٹ نے قینچی غائب ہونے کی اطلاع دی تھی۔ اس کے بعد تلاشی کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ اس دوران ایئرپورٹ میں آنے والے مسافروں کی سیکورٹی جانچ کم از کم دو گھنٹوں کے لئے معطل کر دی گئی۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، سیکورٹی جانچ کی معطلی کے نتیجے میں ہوائی اڈے پر بہت زیادہ بیک لاگ اور لمبی قطاریں لگ گئیں۔ کئی مسافروں کو ایئرپورٹ سے واپس بھیج دیا گیا۔ یہ اقدامات بھاری ہجوم کے پیش نظر اٹھائے گئے۔ کئی متاثرہ مسافروں نے اپنی مایوسی کا اظہار کیا۔ تاہم گمشدہ قینچی اسی دکان سے ملی تھی جہاں سے وہ غائب ہوئی تھی۔ جاپانی نشریاتی ادارے این ایچ کے کے مطابق قینچی ملنے کے بعد بھی حکام نے اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ آیا یہ وہی لاپتہ قینچی تھی یا نہیں؟ وزارت سیاحت نے اس معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ ہوائی اڈے کے ایک نمائندے نے بی بی سی کو بتایا، ''ہمیں معلوم ہے کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا تعلق ہائی جیکنگ یا دہشت گردی سے بھی ہو سکتا ہے اور ہم ایک بار پھر انتظامیہ کی مکمل آگاہی کو یقینی بنانے کے لیے کام کریں گے۔'' یاد رہے کہ ہوکائیڈو نیو چیوز ایئرپورٹ 1988 میں کھولا گیا تھا۔ یہ جاپان کے مصروف ترین ہوائی اڈوں میں سے ایک ہے۔ 2022 میں ہوائی اڈے نے 15 ملین سے زیادہ مسافروں کا استقبال کیا تھا۔

آن لائن دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی تعاون ضروری: ہندوستان میں یوروپی یونین کے سفیر ہیروڈیلفن کا بیان

نئی دلی۔ 21/اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان میں یوروپی یونین کے سفیر ہیروڈیلفن نے آن لائن دہشت گردانہ سرگرمیوں کو ٹریک کرنے اور ان کو غیر فعال کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ ڈیلفن نے بدھ کو کہا، 'صرف مشترکہ اور علاقائی کوششوں سے ہم دہشت گردی اور انتہا پسندی کے پروپیگنڈے کے لیے انٹرنیٹ کے استحصال سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹ سکتے ہیں۔' ڈیلفن نے نئی دہلی میں دہشت گردی کے مواد کا آن لائن مقابلہ کرنے ※ کے موضوع پر یوروپی یونین۔ انڈیا علاقائی کانفرنس کے لیے ٹون سیٹ کیا۔ انہوں نے آن لائن دہشت گردی کے عروج میں ڈیجیٹلائزیشن اور سوشل میڈیا کے کردار کے ساتھ ساتھ ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے AI کی صلاحیت پر روشنی ڈالی۔ سفیر نے نوٹ کیا، 'دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں آن لائن دہشت گرد سرگرمیوں کا سراغ لگانا اور ان کو غیر فعال کرنا ایک اہم میدان جنگ ہے۔ روک تھام کی کارروائی، تکنیکی مہارت، اور تعاون بہت اہم ہیں۔ اس تقریب میں آن لائن انتہا پسندی کے بڑھتے ہوئے خطرے اور اس سے نمٹنے کے لیے مربوط عالمی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ ڈیلفن نے 2021 میں نافذ کردہ ای یو قانون سازی کا حوالہ دیا جس کا مقصد دہشت گردی کے مواد کو تیزی سے ہٹانا ہے اور ان کوششوں میں اے آئی کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا کہ اٹھائے گئے اقدامات رسائی کی آزادی کو برقرار رکھنے کے ساتھ متوازن ہیں۔ ڈیلفن نے ہندوستان۔ یوروپی یونین تعلقات کے مستقبل کے بارے میں امید کا اظہار کیا، خاص طور پر ڈیجیٹل سیکورٹی میں، جو علاقائی تعاون کو مضبوط بنانے میں کانفرنس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

'سارے جہاں سے اچھا' کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد

سرینگر۔ 21/اگست۔ ایم این این۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی کے اشتراک سے چنار اردو کتاب میلہ کے پانچویں دن اردو پویلین میں صبح ساڑھے گیارہ بجے سے ※ بچوں کے ذہنی نشوونما میں قصہ خوانی کے اثرات ※ کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا اس پروگرام میں پروفیسر عارفہ بشریٰ صدر شعبہ اردو اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس، کشمیر یونیورسٹی، ڈاکٹر شبیر حسین شبیر، ڈاکٹر مبارک لون اور ڈاکٹر الطاف احمد نظامی وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اتر پردیش: مین پوسٹ آفس میں سی بی آئی کی چھاپہ ماری، خوفزدہ سپرنٹنڈنٹ نے کر لی خودکشی

بلندشہر: اتر پردیش کے بلندشہر میں ایک حیران کرنے والا واقعہ پیش آیا ہے۔ بلندشہر کے مین پوسٹ آفس میں سی بی آئی نے چھاپہ ماری کی تھی، جس سے خوفزدہ پوسٹ آفس کے سپرنٹنڈنٹ نے بدھ کی صبح گولی مار کر خود کو ہلاک کر لیا۔ خودکشی سے قبل ایک نوٹ اس نے دفتر کے واٹس ایپ پر بھی ڈالا تھا جس میں کئی ملازمین کا نام لکھ کر اپنی موت کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ دراصل سی بی آئی غازی آباد کی انسداد بدعنوانی ٹیم نے منگل کی شام تقریباً 4 بجے بلندشہر واقع مین پوسٹ آفس پر چھاپہ ماری کی تھی۔ بدھ کی علی الصبح 4 بجے تک یہ چھاپہ ماری جاری رہی۔ اسی دوران پوسٹ آفس سپرنٹنڈنٹ ٹی پی سنگھ سے بھی پوچھ تاچھ کی گئی تھی۔ پوچھ تاچھ ختم ہونے کے بعد سی بی آئی ٹیم تمام ضروری کاغذات اپنے ساتھ لے گئی۔ بعد ازاں ڈاک خانہ سپرنٹنڈنٹ علی گڑھ واقع اپنی رہائش پر پہنچے اور لائسنسی پستول سے گولی مار کر خود کو ہلاک کر لیا۔ مہلوک نے اپنے خودکشی نوٹ میں لکھا ہے کہ گزشتہ 16 فروری 2021 کو انھوں نے بلندشہر کے مین پوسٹ آفس کی ذمہ داری سنبھالی تھی، جس کے بعد بلندشہر کے سیدا پور باشندہ سریش کمار، قصبہ شکار پور باشندہ منوج کمار جو حال میں ڈپٹی منیجر نارہٹ للت پور میں ہیں، بلندشہر کے خورجہ باشندہ میل اوورسیز یوگیندر سنگھ اور انوپ شہر قصبہ میں تعینات مل اوورسیز بنواری لال و ملازم ٹیک چند اپنے بے ضابطگی بھرے کام کو کرنے کے لیے ان پر لگاتار دباؤ بناتے تھے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
22 Aug. 2024

جب حجر اسود 22 سال کے لیے کعبہ سے اکھاڑ لیا گیا

وقار مصطفیٰ

یہ جنوری 930 کی بات ہے جب مکہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اس زمانے کی پوری مسلم دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ خلافت عباسیہ اندرونی اختلافات سے متاثر تھی جب مکہ میں داخل ہونے والے ایک گروہ نے کعبہ سے حجر اسود اکھاڑ لیا جسے مسلمان مقدس سمجھتے ہیں۔ تاہم یہ گروہ حجر اسود کو اپنے ساتھ لے گیا اور اگلے 22 برس تک واپس نہیں آ سکا۔ یہ گروہ مکہ کیوں آیا اور حجر اسود کو کہاں لے گیا؟ ان سوالوں کے جواب جاننے سے قبل یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حجر اسود کیا ہے اور اس کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟

حجرِ اسود کیا ہے؟

حجر اسود کے لغوی معنیٰ 'سیاہ پتھر' کے ہیں۔ سرخی اور سیاہی مائل زرد رنگ کے اس بیضوی پتھر کا قطر تقریباً 30 سینٹی میٹر ہے اور یہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے پر دیوار کے ساتھ زمین سے کوئی پانچ فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ علی شبیر تاریخ حجر اسود میں لکھتے ہیں کہ اسے سنگ اسود، رکن اسود (سیاہ گوشہ)، حجر اور رکن بھی کہتے ہیں جو طواف کے آغاز اور اختتام کی علامت ہے۔ امریکا میں غامدی سینٹر آف اسلامک لرننگ ڈیلس سے منسلک محقق نعیم احمد بلوچ کے مطابق حجر اسود کا استلام (حجر اسود کو چومنا یا چھونا) ایک علامت ہے۔ 'ہم علامتاً اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور اس کی اطاعت کا اعلان کرتے ہیں۔' اس پتھر سے جڑی تاریخ دراصل مذہب اسلام سے بھی زیادہ قدیم ہے اور یہ بحث رہی ہے کہ آیا یہ شہاب ثاقب، آتش فشانی پتھر ہے یا قدرتی شیشے کا ٹکڑا۔ اسی تناظر میں ماریا گولیا اپنی کتاب 'میٹیورائٹ: نیچر اینڈ کلچر' میں لکھتی ہیں کہ حجر اسود کا جدید سائنسی تکنیک کے ساتھ کبھی تجزیہ نہیں کیا گیا اور اس کی اصلیت قیاس آرائیوں کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ الارزقی تاریخ مکہ میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ 'جب حضرت آدم آسمان سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ حجر اسود اور مقام ابراہیم کو بھی اتارا تا کہ وہ ان سے مانوس رہیں۔' شفا الغرام کے مطابق ابنِ اسحٰق کہتے ہیں کہ 'طوفان نوح کے زمانے میں حجر اسود کو جبل (پہاڑ) ابوقبیس پر محفوظ رکھا۔ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ تعمیر کیا تو جبریل نے حجر اسود کو لا کر اس کی جگہ پر نصب کیا۔' دائرہ معارف اسلامیہ میں شفا الغرام کے حوالے سے حجر اسود میں اللہ تعالیٰ کی چند آیات بینات (واضح نشانیاں) یہ بتائی گئی ہیں کہ 'زمین پر آنے کے بعد حجر اسود عظیم حوادث مثلاً طوفانِ نوح وغیرہ سے دوچار ہونے کے باوجود جوں کا توں محفوظ رہا، کئی مرتبہ اپنی جگہ سے اکھاڑا گیا مگر وہ اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔'

جب حجر اسود 22 سال کے لیے کعبہ سے اکھاڑ لیا گیا

پیر 18 جنوری 930 کی سہ پہر تھی جب وہ واقعہ پیش آیا جس کے بعد کئی برس حجر اسود کعبہ کے بجائے ایک اور مقام پر موجود رہا۔ نویں سے گیارہویں صدی کے دوران عراق، یمن اور خاص طور پر بحرین میں سرگرم قرامطہ کی فوج اس سے چھ دن پہلے، حج کے پہلے روز، ابوطاہر سلیمان کی قیادت میں گھوڑوں پر سوار حرم میں داخل ہوئی تھی۔ فرانسس ای پیٹرز اپنی کتاب 'مکہ: اے لٹریری ہسٹری آف دی مسلم ہولی لینڈ' میں لکھتے ہیں کہ 'قرامطہ عباسی خلافت کو جہاں کمزور پاتے، حملہ کرتے اور کوفے سے مکے جاتی، درب زبیدہ کہلاتی حج کی شاہراہ تو ان کا آسان ہدف تھی۔' 'دسویں صدی کے پہلے سات سال، قرامطہ عراقی حج قافلوں کو ہراساں کرتے رہے۔ اگلی دو دہائیوں میں خاموشی رہی۔ پھر سنہ 925 میں بغداد سے چلا حج قافلہ مکہ نہ پہنچ سکا اور عباسی خلافت کے اس دارالخلافہ سے اگلے دو سال کسی نے حج پر جانے کی جرات نہ کی۔' عثمانی مورخ قطب الدین کے مطابق ابوطاہر کی فوج نے 'حرم، مکہ اور اردگرد کی گھاٹیوں میں تقریباً 30 ہزار لوگوں کو قتل کیا۔ 1700 افراد کی جان طواف کرتے ہوئے لی گئی اور زم زم اور دیگر کنوئیں لاشوں سے اٹ گئے۔' پھر انھوں نے 'کعبہ کے خزانے کو لوٹا۔ مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر جس پر کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم کے قدموں کے نشان ہیں، کی تلاش کی لیکن اسے کہیں چھپا دیا گیا تھا۔ مایوس ہو کر ابوطاہر نے حجرِ اسود اکھڑوا کر اپنے علاقے الاحسا کے دارالحکومت ہجر میں دارالہجرۃ نامی مسجد میں لگوا دیا۔' اسلامی انسائیکلو پیڈیا میں سید قاسم محمود لکھتے ہیں کہ 'اب ابوطاہر پر خبط سوار ہوا کہ لوگ کعبہ کے حج اور طواف کو چھوڑ کر دارالہجرۃ کا حج کریں لیکن ناکامی ہوئی۔' 'حجرِ اسود تقریباً 22 سال تک ابوطاہر کے قبضے میں رہا اور تقریباً 10 سال تک کعبہ کا حج امن نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ سنہ 939 میں ابوطاہر کی اجازت اور ہر حاجی سے پانچ دینار محصول کی وصولی کی شرط سے حج دوبارہ شروع ہوا۔' قطب الدین کے مطابق کعبہ کے مشرقی کونے کی جانب حجر اسود کی جگہ خالی رہی اور لوگ تبرک کے طور پر اس جگہ ہاتھ رکھ دیا کرتے۔ سنہ 950 میں حجر اسود دوبارہ کعبہ میں نصب کیا گیا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں شفا الغرام کے حوالے سے لکھا ہے کہ یوم النحر (قربانی کے دن) کو سُنبُر بن حسن قرمطی نے حجر اسود کو دوبارہ اس کی جگہ پر لگایا۔ 'لوگوں نے حجر اسود کو دیکھا تو سجدہ شکر بجالائے اور اسے بوسہ دیا۔'

آگ کی تباہی اور کعبے کی تعمیر نو

واضح رہے کہ اسلام سے قبل بھی حجر اسود مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کے آغاز سے قبل ایک بار کعبے کی عمارت آگ لگنے سے تباہ ہو گئی جس کے بعد کعبے کی نئی تعمیر ہوئی لیکن جب حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرنے کا موقع آیا تو اہل مکہ اس بات پر جھگڑنے لگے کہ یہ اعزاز کس کے حصے میں آئے۔ دائرہ میں سیرۃ ابن ہشام اور شفا الغرام کے حوالے سے لکھا ہے کہ 'آخر قریش کے معتبر ترین شخص ابوامیہ بن المغیرہ نے کہا کہ جو شخص سب سے پہلے نمودار ہو وہی یہ خدمت بجالائے گا اور عین اسی وقت پیغمبر اسلام کا گزر ہوا تو سب پکار اٹھے کہ امین آ گئے، محمد آ گئے، یہ ہمیں پسند ہیں۔' روایت ہے کہ 'پیغمبر اسلام نے کمال دانش مندی سے کہا مجھے ایک چادر دیجیے۔ چادر مہیا کر دی گئی۔ اس میں حجر اسود رکھا اور قبائل کے سرداروں سے کہا کہ وہ اس کپڑے کے کونے پکڑ کر لے چلیں۔ پھر آپ نے خود پتھر کو اٹھایا اور مقررہ مقام پر رکھ دیا۔' اس روایت سے علم ہوتا ہے کہ گویا تب تک حجر اسود ایک ہی پتھر تھا اور اس کے ٹکڑے نہیں ہوئے تھے۔

حجر اسود کو کب کب نقصان پہنچا؟

الارزقی ساتویں صدی میں عبداللہ بن زبیر کی تعمیر کعبہ میں شریک لوگوں سے نقل کرتے ہیں کہ کعبے کو آگ لگنے سے حجر اسود کے تین ٹکڑے ہو گئے تھے۔ 'ایک چھوٹا سا ٹکڑا کسی طرح بنوشیبہ کے ایک آدمی کے ہاتھ لگ گیا اور بہت دن بعد تک بنوشیبہ کے پاس رہا۔ پھر عبداللہ بن زبیر نے حجر اسود کے ٹکڑوں کو چاندی کے حلقے سے باندھ دیا۔ جب بعد میں یہ حلقہ کمزور ہو گیا اور حجر اسود کے ٹکڑے ہلنے لگے تو عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے حجر اسود میں آر پار سوراخ کر کے اس میں چاندی بھروا دی۔' علی شبیر کی تاریخ حجر اسود کے مطابق تاریخ میں کوئی تین بار حجر اسود پر ضربیں لگائی گئیں۔ 'گو بظاہر اس کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ نہیں ہوئے مگر کئی حصوں میں ٹوٹ گیا تھا جو نقرئی (چاندی کے) حلقے کی وجہ سے جدا نہ ہو سکے۔' 'عثمانی سلطان مراد رابع کی خلافت (1623 سے 1640 تک) کے زمانے میں جب کثرت بارش سے، جس میں ایک ہزار افراد بھی ہلاک ہوئے، کعبے کو نقصان پہنچا اور حجر اسود کو نکال کر باہر رکھا گیا تو اس وقت دیکھا گیا کہ اس کے 13 ٹکڑے تھے جن میں زیادہ تر چھوٹے تھے۔' ہلمی آیدن کا توپکاپی پیلس میوزیم کے بارے میں اپنی تحریر میں کہنا ہے کہ 'عثمانی سلطان حرمین شریفین کے نگہبان کے طور حجر اسود کے گرد چاندی کے فریم وقتاً فوقتاً تبدیل کرواتے رہے۔ بوسیدہ فریموں کو واپس استنبول لایا جاتا جہاں وہ اب بھی توپکاپی محل میں مقدس آثار کے حصے میں رکھے ہیں۔' علی شبیر کے مطابق ایک بار ایک شخص نے ہتھوڑی سے ایک ٹکڑا توڑا جو بعد میں جوڑ دیا گیا۔ اس سمیت اب مجموعی طور پر حجر اسود کے 14 ٹکڑے ہیں جو مسالے سے جوڑ دیے گئے ہیں۔

800 ٹن سونا اگلنے والی کان جسے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک فوجی افسر نے دریافت کیا

مرلی دھرن کاشی وشواناتھن

بنگلورو سے تقریباً 90 کلومیٹر دور کولار کی کان انڈیا کی سب سے بڑی سونے کی کان ہے۔ کولار میں سونے کی صنعتی کان کنی 1880 کی دہائی میں شروع ہوئی اور 2001 میں بند کر دی گئی۔ اس دوران اس کان سے 800 ٹن سے زیادہ سونا نکالا گیا تاہم دنیا کی سونے کی پیداوار میں کولار کا حصہ صرف دو فیصد تھا۔ کرناٹکا کی اس کان سے قیمتی دھات (سونا) نکالنے کے لیے تقریباً 360,1 کلومیٹر لمبی زیر زمین سرنگیں کھودی گئیں۔ یہ سرنگ زمین سے تقریباً تین کلومیٹر نیچے کھودی گئی جو دنیا کی دوسری گہری سرنگ تھی۔ کولار سے سونے کی کان کنی کا آغاز 19 ویں صدی کے اواخر میں ہوا لیکن اس سے جڑی داستانیں صدیوں پرانی ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس سے پہلے وہاں کتنا سونا نکالا گیا تھا۔ اور یہ داستانیں انڈیا کی فلموں میں بھی جگہ بناتی رہی ہیں، کے جی ایف، کے جی ایف 2 اور اب حال ہی میں تمل زبان میں ریلیز ہونے والی فلم تھگالانگ بھی کولار کی سونے کی کان کے گرد گھومتی ہے۔

افسانوی سلطنت 'ایل ڈوراڈو' کی تلاش

مغربی معاشرے میں 'ایل ڈوراڈو' کے بارے میں ایک افسانہ ہے کہ اس نام سے سونے کا ایک شہر یا سلطنت ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح انڈیا میں بھی کولار گولڈ فیلڈ کے بارے میں بہت سے افسانے ہیں۔ بریجٹ وائٹ اپنی کتاب 'کولار گولڈ فیلڈ ڈاؤن میموری لین' میں لکھتی ہیں کہ پانچویں صدی میں گپتا دور میں بھی اس کان سے سونا نکالا گیا تھا۔ وینکٹا سوامی نے 'کولار گولڈ مائنز' کے نام سے ایک کتاب لکھی، جسے جیولوجیکل سروے آف انڈیا نے شائع کیا۔ جس میں وینکٹا سوامی لکھتے ہیں کہ یہ کان بھی وادی سندھ کی تہذیب کے زیر استعمال تھی۔ کسی زمانے میں یہ علاقہ گنگا، چولہ، ہویسالہ اور وجے نگر کے حکمرانوں کے تابع تھا۔ اس کے بعد یہ سلطنت بیجاپور، بعد میں میسور کے حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے زیر انتظام آئی۔ ٹیپو سلطان کی موت میسور کی چوتھی جنگ میں ہوئی۔ اس کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے میسور کے سروے کے لیے جان وارن نامی ایک فوجی افسر کو مقرر کیا۔ جب وہ ایرا کونڈا کے پہاڑی علاقے میں پہنچے تو انھیں ارگاون اور ماریکوپم کے علاقوں سے سونا پائے جانے کے بارے میں علم ہوا۔ اس علاقے کے لوگ مٹی اور پتھر سے سونا نکالنے کے فن میں ماہر تھے۔ وارن نے علاقے کی مٹی کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کولار گولڈ مائنز کی کتاب کے مطابق تھیروا اور ڈیڈو برادری کے 12 افراد نے اس کام میں مدد کرنے پر رضامندی ظاہر کی، جن میں سے تین مزدوروں کو روزانہ ایک چاندی کا سکہ دیا گیا۔ سونے کے بارے میں سن کر جب بہت سے لوگ سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ ہوئے تو جان وارن نے اعلان کیا کہ جو بھی سونے کی کان کی جگہ تلاش کرے گا اسے انعام دیا جائے گا۔ جس کے بعد وارنگھم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک قدیم کان کنی کے مقام پر سونے کی تلاش شروع کی اور اسے وہاں سے بڑی مقدار میں سونا ملا۔ وارن نے سونے کے معیار کو جانچ کے لیے مدراس (اب چنئی) بھیجا۔ جانچ کے دوران یہ سونا اعلیٰ درجے کا پایا گیا لیکن اس وقت حکومت کی سونے کی کان کنی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

سونے کی تلاش کی مہم

مائیکل لاویلی اس وقت بنگلور میں بطور سپاہی کام کر رہے تھے۔ انھیں سونے کی دریافت کی اطلاع ملی، تو انھوں نے کولار میں سونے کی کان کی اجازت کے لیے میسور حکومت کو درخواست دی۔ بڑی مشکل کے بعد 1875 میں مائیکل کو کان کنی کی اجازت مل گئی تاہم اگلے ہی سال انھوں نے یہ لائسنس کسی اور کو منتقل کر دیا۔ اس وقت بہت سے لوگوں نے مل کر پانچ ہزار پاؤنڈز کی بھاری سرمایہ کاری کی اور اسے 'کولار کنسیشنیئر' کا نام دیا۔ اس مہم میں پہلے تو بہت کم سونا ملا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس کی مقدار بڑھنے لگی۔ اس کے بعد چنئی اور اوریگم کمپنی نے 10 ہزار پاؤنڈ کی سرمایہ کاری کی۔ پھر میسور مائنز کمپنی اور نندی درگا نے بھی پیسہ لگایا۔ اس کے بعد کولار میں حقیقی معنوں میں کان کنی شروع ہوئی۔ سنہ 1885 کے آس پاس کیپٹن پلمر نے ماریکوپم میں موجود سونے کی کان میں مزید سونے کی تلاش کو ایک نئی سمت میں تلاش کرنا شروع تو سونے کے ساتھ ساتھ ان کی قسمت بھی چمکنے لگی کیونکہ اس تلاش کے دوران انھیں ایک جگہ سے تقریباً چھ ہزار اونس سونا ملا۔ سال 1894 میں بنگلور اور کولار کے درمیان میٹر گیج ریلوے ٹریک بچھایا گیا تھا۔ ابتدائی برسوں میں کان کنی لالٹین اور ٹارچ کے ذریعے کی جاتی تھی لیکن اس کی رفتار بڑھانے کے لیے قریبی شیواسمدرم ڈیم (سال 1902) سے پانی اور بجلی یہاں لائی گئی۔ کولار جنوبی انڈیا کا پہلا شہر تھا جہاں بجلی دستیاب ہوئی۔

کولار کے سونے کی چمک

جلد ہی کولار میں کان کنی کی سرگرمیاں بڑھنے لگیں۔ تمل ناڈو کے قبائلی لوگوں کو یہاں بڑی تعداد میں مزدوری کے طور پر لایا گیا تھا۔ کان کنی کے ابتدائی دنوں میں حفاظتی انتظامات کا فقدان تھا اور کئی مزدور حادثات کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران یہاں 32 ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ اس کے بعد یہاں سے سونا کم ہونے لگا اور کان کنی کمپنیوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ انڈیا کی آزادی کے بعد میسور کے شاہی خاندان نے انڈیا میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ جب ہنومنتایا میسور ریاست کے وزیر اعلیٰ بنے تو انھوں نے سونے کی کانوں کو قومیانے کا پرزور مطالبہ کیا۔ 28 نومبر 1956 کو ایس نجلنگپا کے زمانے میں اس کان پر ریاستی حکومت کا غلبہ آیا۔ جان ٹیلر اینڈ کمپنی نے کان ریاستی حکومت کے حوالے کر دی۔ کولار گولڈ مائننگ انڈرٹیکنگز نامی ایک عوامی منصوبے نے کان کنی شروع کی۔ اسی سال اس وقت کی میسور ریاست سے علیحدہ ریاست کرناٹک کا قیام عمل میں آیا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے کولار میں بہت گہری کانیں کھودی گئیں لیکن بہت کم سونا ملا۔ پبلک وینچر کمپنی بننے کے بعد کان سے سونے کی پیداوار میں مسلسل کمی ہوتی گئی۔ سال 1956 سے 1962 کے دوران 20 کروڑ روپے مالیت کا سونا نکالا گیا۔ کرناٹک کی حکومت نے محسوس کیا کہ اب کان کنی کی کمپنی کو چلانے سے نقصان ہو رہا ہے، اس لیے اسے انڈیا کی مرکزی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ مرکزی حکومت کے محکمہ کان کنی و معدنیات نے سال 1972 میں 'انڈیا گولڈ مائنز لمیٹڈ' نامی کمپنی قائم کی۔

'کولار گولڈ مائینز 2 کا آغاز'

انڈیا کی مرکزی حکومت کے اقدام کے باوجود کان سے نکلنے والے سونے کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ نہیں ہوا۔ کولار کی کانوں میں سونا نکالنے کے لیے تقریباً 200,3 میٹر کی گہرائی تک کھدائی کی گئی۔ ایک موقع پر، ایک ٹن مٹی سے 14 گرام سونا نکلا مگر پھر یہ آہستہ آہستہ کم ہو کر چار گرام رہ گیا۔ سال 1998 میں کولار گولڈ فیلڈ کے سونے کے ذخار معدوم ہو گئے۔ چنانچہ سال 2001 میں کمپنی کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تقریباً 800,3 کارکنوں نے احتجاج کیا لیکن وقت ان کے ساتھ نہیں تھا۔ کولار جس نے کسی زمانے میں کان کنی کی دنیا میں ہلچل مچائی تھی وہاں آج کل بہت کم آبادی ہے۔ مقامی لوگ روزگار کے لیے بنگلور اور دوسرے شہروں میں ہجرت کر چکے ہیں۔ سونے کی کانوں کی خستہ حال مشینری اور عمارتیں کھنڈرات میں بدل چکی ہیں مگر یہ کولار گولڈ فیلڈز کی کبھی شان و شوکت کی گواہ ہیں۔

1971 کی جنگ: وہ پائلٹ جس نے راشد منہاس کا طیارہ ہائی جیک کیا

عمیر سلیمی

یہ بنگلہ دیش کی آزادی سے چار ماہ قبل کی بات ہے جب پاکستانی فضائیہ میں لڑاکا طیاروں کے پائلٹوں کو تربیت دینے والے فلائٹ لیفٹیننٹ مطیع الرحمٰن نے 1971 کی جنگ میں مغربی پاکستان (موجودہ پاکستان) کے خلاف بغاوت کی۔ مطیع الرحمٰن نے سنہ 1971 کی جنگ کے دوران کراچی سے پاکستانی فضائیہ کا لڑاکا طیارہ اغوا کر کے انڈیا لے جانے کی کوشش کی مگر وہ اس کوشش میں ناکام رہے اور طیارہ انڈیا کی سرحد کے قریب گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ اپنے زیر تربیت پائلٹ راشد منہاس کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔ اس واقعے کے بعد پاکستان نے راشد منہاس کو ملک کے سب سے بڑے فوجی اعزاز 'نشان حیدر' سے نوازا جبکہ دوسری جانب بنگلہ دیش نے مطیع الرحمٰن کو اپنے ملک کے فوجی اعزاز 'بیر شریسترہ' یعنی 'بہترین بہادر ہیرو' سے نوازا۔ مطیع الرحمٰن کا تعلق مشرقی پاکستان کے ایک متوسط خاندان سے تھا۔ وہ 21 فروری 1945 کو ڈھاکہ کے قریب رمنا نگر میں پیدا ہوئے اور وہیں کے پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کی جس کے بعد انھیں مغربی پاکستان میں سرگودھا کے پی اے ایف پبلک سکول میں داخل کروایا گیا۔ 12ویں جماعت کے بعد انھوں نے اگست 1961 میں پاکستانی ایئرفورس میں شمولیت اختیار کی۔ انھیں جون 1963 کو جنرل ڈیوٹی پائلٹ برانچ کمیشن کیا گیا اور وہ 1971 کی جنگ سے قبل پائلٹوں کو تربیت دینے کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ دوسری طرف راشد منہاس تقسیم ہند کے بعد فروری 1951 کو کراچی میں پیدا ہوئے اور 1969 میں انھوں نے پی اے ایف اکیڈمی رسالپور کو جوائن کیا جہاں انھیں ہارورڈ اور ٹی 37 طیارے اڑانے کی تربیت دی گئی۔ پاکستانی ایئرفورس کے تاریخ دان قیصر طفیل اپنی ایک تحریر 'بلیو برڈ 116 از ہائی جیکڈ' میں لکھتے ہیں کہ کراچی میں تعینات بنگالی افسروں کو احساس ہو گیا تھا کہ پاکستانی انٹیلیجنس اُن پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ ان بنگالی افسران نے طے کیا کہ وہ ایئربیس پر موجود افسران کے ساتھ دوستانہ تعلقات جاری رکھیں گے اور کھلے بندوں آپس میں کبھی ایک ساتھ نہیں ملیں گے لیکن اندر ہی اندر یہ منصوبہ بنا کہ وہ پاکستانی جنگی طیارے کو ہائی جیک کر کے انڈیا لے جائیں گے۔ شروع میں ایک یا دو ایف 86 ہائی جیک کرنے کا منصوبہ بنا مگر انھوں نے اسے ترک کر دیا کیونکہ زیادہ لوگوں کی موجودگی سے شک پیدا ہو سکتا تھا۔ اس تحریر میں قیصر طفیل لکھتے ہیں کہ یہ طے ہوا کہ سولو مشن پر جانے والے ٹی 33 کو ہائی جیک کرنا آسان ہو گا۔ 20 اگست کو راشد منہاس نے سکواڈرن کریو روم میں ناشتہ گرم کروایا، انھیں اس روز اڑان پر نہیں جانا تھا کیونکہ تنہا جانے کے لیے کراچی کے آس پاس موسم خراب تھا لیکن اچانک موسم بہتر ہوا اور راشد منہاس سے کہا گیا کہ وہ اُڑنے کی تیاری کریں۔ قیصر طفیل لکھتے ہیں کہ راشد منہاس اپنا ناشتہ بیچ میں چھوڑ کر فلائٹ لیفٹیننٹ حسن اختر سے پرواز کی بریفنگ لینے گئے۔ انھوں نے اڑان کے کپڑے پہنے، جلدی سے دو گلاب جامن کھائے اور کوکا کولا کے دو، تین گھونٹ لیے۔ مطیع الرحمٰن کے متعلق پاکستانی حکام کا دعویٰ رہا ہے کہ 20 اگست کو جب راشد منہاس مطیع الرحمن کے ساتھ تربیتی پرواز پر تھے، تو مطیع الرحمن نے انھیں طیارے میں خرابی کا اشارہ کیا اور انھیں 'کلوروفام' سنگھا کر نیم بے ہوش کر دیا۔ اسی دوران مطیع الرحمٰن نے زمین پر موجود اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ان کے اہلخانہ کو کراچی میں انڈین ہائی کمیشن پہنچائیں کیونکہ وہ پاکستانی ایئرفورس کا طیارہ انڈیا لے کر جا رہے ہیں۔ پاکستانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کی جانب سے شائع کردہ کتاب 'مون گلیڈ' کے مطابق 20 اگست 1971 کو راشد منہاس تنہا ٹی 33 کی دوسری پرواز کے ٹیک آف کے لیے تیار تھے۔ انھوں نے انجن چلایا اور تمام حفاظتی تدابیر کی یقین دہانی کی۔ گراؤنڈ پر عملے نے انھیں 'تھمبز اپ' کا اشارہ کیا، یعنی وہ اڑان بھر سکتے تھے۔ جیسے ہی انھوں نے اڑان بھرنے کی تیاری پکڑی تو 'ایک بنگالی انسٹرکٹر پائلٹ فلائٹ لیفٹیننٹ مطیع الرحمن نے انھیں رُکنے کا اشارہ کیا۔' (راشد منہاس کو) لگا کہ شاید انھیں آخری لمحے پر کچھ اضافی ہدایات ملنے جا رہی ہیں۔ انھوں نے طیارہ روک لیا۔' مون گلیڈ' میں مزید لکھا ہے کہ 'مطیع (کھلی ہوئی کینوپی کے ذریعے) پچھلے کاکپٹ سے زبردستی اندر داخل ہوئے، طیارے کا کنٹرول چھین لیا اور اڑان بھر کے طیارے کا رخ انڈیا کی طرف کر لیا۔' اس سے پہلے کہ راشد منہاس کچھ سمجھ پاتے، طیارہ رن وے پر دوڑنے لگا۔ قیصر طفیل لکھتے ہیں کہ 'منہاس صرف اتنا کر پائے کہ انھوں نے 11 بج کر 28 منٹ پر ایئر ٹریفک کنٹرول کو پیغام بھیجا کہ ان کے طیارے کو ہائی جیک کر لیا گیا ہے۔' ان کے مطابق مطیع نے ممکنہ طور پر راشد منہاس پر دباؤ ڈالنے کے لیے پستول کا سہارا لیا ورنہ خطرہ دیکھتے ہی انجن کو آف بھی کیا جا سکتا تھا۔ بنگالی افسر کیپٹن فرید نے اخبار ڈیلی سٹار کے لیے 2006 کی ایک تحریر میں لکھا کہ 'میں دیکھ سکتا تھا کہ دونوں پائلٹ طیارے کے کنٹرول کے لیے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مجھے اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ مطیع الرحمن انڈیا جانے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ انھوں نے نہ پیراشوٹ پہن رکھا تھا نہ ہیلمٹ۔' طیارے کی ہائی جیکنگ پر ایئربیس میں الرٹ جاری کیا گیا۔ پاکستانی پائلٹ سجاد حیدر نے اپنی کتاب 'فلائٹ آف دی فیلکن' میں لکھا ہے کہ راشد کے پاس ٹیک آف روکنے کے لیے متعدد آپشن موجود تھے تاہم وہ ایسا نہیں کر سکے۔ مطیع الرحمٰن خاصے تجربہ کار پائلٹ تھے اور انھوں نے ریڈار سے بچنے کے لیے نچلی سطح پر پرواز کی جس کی بدولت پیچھے روانہ کیے گئے طیارے انھیں تلاش نہ کر سکے۔ تاہم بعد ازاں دوپہر کے وقت مقامی پولیس سٹیشن سے فون موصول ہوا کہ ایک طیارہ حادثے کا شکار ہوا ہے۔ ایئر انویسٹیگیشن بورڈ کی تحقیقات میں کہا گیا کہ پرواز کے دوران کینوپی کو لاک نہیں کیا گیا تھا۔ وہ باہری ہوا کے دباؤ میں کچھ دیر اپنی جگہ رہی پھر پرواز کے دوران اڑ گئی اور یہ طیارے کے پچھلے حصے سے ٹکرائی جس سے طیارہ ناک کے بل نیچے گرا۔ شاید اسی وجہ سے مطیع کاکپٹ سے باہر جا گرے کیونکہ انھیں سیفٹی بیلٹ باندھنے کا وقت نہیں مل سکا تھا۔ اس حادثے کی جانچ کرنے والی ٹیم کو حادثے کے مقام سے ایک کھلونا پستول ملی۔ راشد منہاس کی لاش طیارے کے اندر سے ہی برآمد کی گئی۔ پاکستانی حکام کا دعویٰ رہا ہے کہ راشد منہاس نے مطیع الرحمن سے طیارے کے کنٹرول واپس لینے کی کوشش کی اور اس لڑائی کے دوران طیارہ انڈین سرحد کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ 'راشد منہاس نے جان بوجھ کر طیارے کو نیچے گرایا اور ٹھٹھہ کے قریب حادثہ ہوا۔' پاکستانی تفتیش کاروں نے بعد ازاں اپنی تحقیقات کے بعد بتایا کہ مطیع الرحمن طیارے کے ساتھ انڈیا جانا چاہتے تھے تاکہ وہ بنگلہ دیش میں اپنے ساتھیوں کی حمایت کر سکیں۔ ایئر انویسٹیگیشن بورڈ کے سربراہ گروپ کیپٹن ظہیر حسین کا بھی ماننا تھا کہ نوجوان اور کم تجربہ کار راشد منہاس کاکپٹ میں فریز ہو گئے ہوں گے۔ جب اس وقت کے فوجی صدر یحییٰ خان کو پوری کہانی سنائی گئی تو انھوں نے کہا کہ یہ لڑکا نشان حیدر سے کم کا حقدار نہیں۔ بعد میں حکومت پاکستان نے راشد منہاس کو اعلیٰ ترین فوجی اعزاز 'نشان حیدر' سے نوازا۔ راشد منہاس پی اے ایف کے واحد رکن اور سب سے کم عمر شخص ہیں جنھیں پاکستان میں اعلیٰ ترین فوجی اعزاز نشان حیدر سے نوازا گیا۔ بنگلہ دیش کی تاریخ پر لکھنے والے مصنف رفیع العالم اپنی تحریر 'ان فارگیٹ ایبل ہیروز آف بنگلہ دیش' میں لکھتے ہیں کہ مطیع الرحمن یہ برداشت نہیں کر پا رہے تھے کہ وہ 'اپنی ہی سرزمین پر بطور پائلٹ بمباری کریں گے تاہم خاندان کی طرف رکاوٹ کے باعث اس وقت جنگ آزادی میں ان کے لیے شمولیت بھی ناممکن تھی۔' رفیع العالم کے مطابق مطیع الرحمن نے مغربی پاکستان کے خلاف بغاوت کے لیے خفیہ مشن 'کوڈ نیم بلیو برڈ' کا فیصلہ کیا۔ 'کوئی بھی ریڈار (ہائی جیک کیے گئے) ٹی 33 طیارے کو ٹریک نہ کر سکا کیونکہ انھوں نے اسے بہت کم بلندی پر اڑایا۔' مطیع الرحمن اسے گجرات کی ایئرفیلڈ تک لے جانا چاہتے تھے مگر وہ اس میں ناکام رہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ 'مطیع الرحمن کی لاش حادثے کے مقام کے قریب سے ملی تھی۔' رفیع العالم نے مزید لکھا کہ انھیں مسرور ایئربیس میں 'فورتھ کلاس ملازمین کے قبرستان میں دفنایا گیا۔۔۔ ایئرفورس نے ایک ماہ کے لیے ان کی اہلیہ اور دو بیٹیوں کو قید رکھا اور 29 ستمبر 1971 کو رہا کیا۔' بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد مطیع الرحمن کو بیر شریسترہ کا اعزاز دیا گیا جبکہ جیسور میں بنگلہ دیش ایئرفورس کا فضائی اڈہ ان کے نام کیا گیا۔ مطیع کی باقیات کو ابتدا کو پاکستان کے شہر کراچی میں سپرد خاک کیا گیا تھا تاہم بنگلہ دیش کی حکومت کے مطالبے پر سنہ 2006 میں پاکستان نے مطیع الرحمن کی باقیات بنگلہ دیش کو واپس کیں اور بنگلہ دیش کے قیام کے 35 سال بعد انھیں ڈھاکہ میں فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔

رکھشا بندھن پر مودی جی کو ذکیہ جعفری، بلقیس بانو، شمیم بانو اور دنیش پھوگاٹ کی یاد کیوں نہیں آئی؟

خیال اثر (مالیگاؤں)
9271916150

پچھلے دنوں جب برادران وطن نے روایتی شان و شوکت سے رکھشا بندھن کا تہوار منایا تو ہمارے وزیر اعظم مودی جی بھی خود کو روک نہیں پائے اور انھوں نے کمسن اسکولوں طالبات سے اپنے ہاتھوں میں ریشم کی ڈوری بندھوا کر ایک ایسی مثال پیش کی جس کا کوئی جواب نہیں۔ حالانکہ اس سے قبل ریاستی وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے لاڈلی بہنا اسکیم کے ذریعے لاڈلی بہنوں کو اپنے حق میں ہموار کرنے کے لیے ایک ایسی اسکیم نافذ کی جس کے ذریعے تمام لاڈلی بہنوں کو ہر ماہ گھر بیٹھے 15 سو روپے ان کے اکاؤنٹ میں ڈال دیے جائیں گے۔ وزیر اعظم ایسا کوئی عملی مظاہرہ نہیں کر پائے تھے جیسا شندے سرکار نے کر دکھایا تھا۔ حالانکہ رکھشا بندھن جیسے تہوار میں ایک ایسا تقدس پنہاں ہے جس میں ریشمی ڈور سے بندھا ہوا ہر بھائی اپنی بہنوں کی عزت و حرمت ہی نہیں بلکہ کفالت کا بھی اعادہ کرتا ہے۔ بے جا نام و نمود کی بجائے ایسا کوئی عملی مظاہرہ مودی جی کے بس کی بات نہیں تھی۔ کیونکہ اگر انھیں رکھشا بندھن کا حصہ ہی بننا تھا تو وہ گجرات کی ابلا ناری بلقیس بانو سے راکھی بندھوانے پہنچ جاتے اور شاید اسی وجہ سے ان کی آبائی ریاست کی ابلا ناری کو کچھ سکون میسر ہو جاتا۔ مودی جی اگر چاہتے تو ان ہی کی آبائی ریاست میں فروکش احسان جعفری کی بیوہ ذکیہ جعفری سے اپنی کلائی پر راکھی بندھواتے ہوئے اس کی زخم زخم ہستی کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے۔ مگر یہ ہو نہ سکا اور ہوتا بھی کیسے۔ کیونکہ "ایک دو زخم نہیں جسم ہے سارا چھلنی / درد بے چارہ پریشاں ہے کہاں سے اٹھے" کیونکہ زخم زخم ہستی کا مداوا انانیت اور آمریت میں ڈوبے ہوئے مودی جی کے بس کی بات نہیں۔ اگر وہ اپنے عزم و حوصلوں کو یکجا کرتے ہوئے ممبرا پہنچ جاتے اور جواں سال عشرت جہاں کی ناوقت موت کا کرب سہتی ہوئی موت کی دہلیز پر سسک سسک کر دم توڑتی ہوئی شمیم بانو سے اپنے ہاتھوں سے راکھی بندھوانے کی جسارت کر بیٹھتے تو شاید شمیم بانو کے لیے کرب و آزار بنی زندگی کے چند لمحات کی سرشاری سے مزین ہو جاتی۔ اگر وہ خاتون پہلوان دنیش پھوگاٹ سے دو دو ہاتھ کرنے کی بجائے اپنی کلائی پر راکھی بندھوا لیتے تو شاید وہ اولمپک مقابلوں میں نقرئی یا طلائی تمغہ اعزاز حاصل نہ کرنے کا ملال بھول جاتی مگر یہ نہ ہو سکا اور یہ ہمارے دیش کے وزیر اعظم مودی جی کے بس کی بات بھی نہیں کیونکہ ایسا کچھ کرنے کے لیے شہنشاہ ہمایوں جیسا جگر اور عزم و حوصلوں کی ضرورت ہے۔ تاریخ کے گوشوارے آج بھی اس بات کے شاہد ہیں کہ ہمایوں جب دشمن افواج سے برسر پیکار رہا تھا تو رانی کرناوتی نے مہین ریشمی دھاگوں سے مزین راکھی روانہ کر کے اپنی حکومت بچانے اور عصمت و عفت کا حوالہ دیا تھا۔ مودی جی کے عزم و حوصلوں میں ایسا کوئی جرأت مندانہ فیصلہ موجود ہی نہیں۔ کیونکہ شہنشاہ ہمایوں نے نہ صرف فتح و نصرت کی دہلیز پر جا پہنچنے کے باوجود راکھی بھیجنے والی رانی کرناوتی جیسی منہ بولی بہن کی ریاست اور عصمت و عفت کو محفوظ و مامون رکھنے کے لیے چھڑی ہوئی جنگ کو بالائے طاق رکھ دیا تھا بلکہ کرناوتی کی جانب سے روانہ کردہ ریشمی دھاگوں کی لاج بھی رکھ لی تھی۔ اور شہنشاہ ہمایوں نے بغیر کسی نام و نمود اور صلے یا ستائش کی تمنا کے ایسی نادر و نایاب مثال پیش کی جس کی نظیر تاریخ دینے سے قاصر ہے۔ اور ایسی کوئی بھی نادر و نایاب مثال مودی جی کے بس کی بات نہیں نہ ہی ان سے ایسی کوئی امید کی جا سکتی ہے کیونکہ من کی باتیں کرنے سے انھیں اگر فرصت کے لمحات میسر آ جائیں تو وہ ایسا کچھ نیا کرنے کی کوشش بھی کر بیٹھیں مگر انھیں صرف اور صرف من بہلاوؤں کی باتیں کرنے میں ہی اپنی عافیت دکھائی دیتی ہے۔ ایسا کوئی عملی مظاہرہ وہ کرنے سے ہمیشہ معذور رہے ہیں۔ شندے سرکار نے تو لاڈلی بہنا اسکیم میں ہی اپنی عافیت جانی ہے اور وہ اسی کی پناہ میں اپنی سیاسی زندگی کی عافیت جانتے ہیں۔ اس کے برعکس مودی جی ہیں کہ بے جا تاویلات کے ذریعے رائے عامہ اپنے حق میں ہموار کرنے کے درپے ہیں۔ ان میں ایسی کوئی جسارت یا ہمت کا فقدان صاف دکھائی دیتا ہے۔ وہ ایسی کمسن طالبات سے راکھی بندھوانے جا پہنچے جن کا اذہان و قلوب مہین ریشمی دھاگوں کی سرسراہٹ اور لمس سے بھی نا آشنا رہے ہیں۔ اگر ان میں عزم و حوصلہ اور ہمت ہوتی تو ہندوستان کی تمام ابلہ ناریوں کے آگے اپنی کلائی بڑھا دیتے اور ان سے گزارش کرتے کہ وہ ہر محاذ پر ناکام و نامراد 56 انچ کا سینہ رکھنے والے ایسے شخص کی کلائی پر راکھی باندھیں جو رشتوں کا تقدس جانتا ہی نہیں۔ جس نے اقتدار حاصل کرنے کی تگ و دو میں اپنا سب کچھ بھول بیٹھا ہے۔

جے پی سی کی میٹنگ میں وقف ترمیمی بل پر سخت موقف اختیار کریں

رکن اسمبلی رئیس شیخ کا ایم وی اے کے اراکین پارلیمان سے مطالبہ

بھیونڈی: 21 راگست (شارف انصاری):- مودی حکومت کی نظر ممبئی میں موجود وقف بورڈ کی لاکھوں ایکڑ اراضی پر ہے اور اگر وقف ترمیمی بل منظور ہوتا ہے تو یہ زمینیں بلڈروں کے ہاتھ میں چلی جائیں گی۔ یہ سب ہندو ووٹ بینک کو خوش کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی مشرق سے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی انتخابات میں اس کا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کمیٹی کے ارکان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ وقف ترمیمی بل کی دفعات کے خلاف مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) میں سخت موقف اختیار کریں۔ انہوں نے جنوبی ممبئی پارلیمانی حلقے سے شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمان اروند ساونت، بھیونڈی سے این سی پی ایس پی کے رکن پارلیمان سریش مہاترے عرف بالیا ماما اور کمیٹی کے صدر جگدمبیکا پال کو خط بھیجا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کہا کہ وقف بورڈ کے پاس 4.9 لاکھ ایکڑ اراضی ہے۔ وزارت دفاع اور ہندوستانی ریلوے کے بعد اثاثوں کے لحاظ سے وقف بورڈ سب سے امیر زمیندار ہے۔ 99 فیصد وقف اراضی پر قبضہ کیا گیا ہے۔ اس ترمیمی بل کے تحت جو شخص وقف اراضی پر 12 سال سے زائد عرصے سے قابض ہے وہ ان زمینوں کا مالک بن جائے گا۔ مذہبی تنظیموں میں ایک ہی مذہب کے ارکان ہوتے ہیں لیکن وقف ترمیمی بل دو غیر مسلم نمائندوں کو بھی مرکزی وقف کونسل اور ریاستی سطح کے وقف بورڈ میں رکھتا ہے۔ وقف بورڈ کا اپنا ٹریبونل اور رہنما اصول ہیں جو اسلام سے ماخوذ ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ترمیمی بل میں کلکٹر کو یہ اختیارات دیے گئے ہیں۔ اسلام میں مذہبی وقف (وقف) بہت اہم ہے۔ وقف املاک کو مسلم کمیونٹی کی بہتری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ وقف کے اس بنیادی حصے کو ترمیمی بل میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ رئیس شیخ نے خط میں کہا ہے کہ ترمیمی بل میں وقف بورڈ کی کسی بھی جائیداد کو وقف کے طور پر نامزد کرنے کا حق ختم کر دیا گیا ہے۔ وقف املاک پر سے تجاوزات ہٹانے کا وقف بورڈ کا حق ترمیمی بل میں منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ بل غیر مسلموں کو وقف املاک کے مالک بننے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ سب اسلام مخالف ہے اور مسلمانوں کی ملکیتی زمینوں پر قبضہ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا ہے کہ پورے ملک میں مسلمانوں کی طرف سے ترمیمی بل کی شدید مخالفت کی جا رہی ہے۔ جے پی سی کی آج کی میٹنگ - 22 اگست بروز جمعرات کو وقف ترمیمی بل 31 اراکین پارلیمان پر مبنی کمیٹی کے سامنے رکھا جائے گا۔ اس کمیٹی میں مہاوکاس اگھاڑی کے رکن پارلیمان اروند ساونت اور رکن پارلیمان سریش مہاترے شامل ہیں۔ انہوں نے اس خط کے ذریعے درخواست کی ہے کہ ایم وی اے کے اراکین پارلیمان وقف ترمیمی بل کے خلاف سخت موقف اختیار کریں۔

چین کے 'پیدائش کے حامی ایجنڈا' کو خواتین نے مسترد کیا

بیجنگ - 21 راگست۔ ایم این این۔ چین کے جاری آبادیاتی بحران کے درمیان، کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے ترتیب دیا گیا نیا پیدائش کے حامی ایجنڈا ملک کی خواتین کے ساتھ اچھا نہیں ہے، جنہوں نے بیجنگ کی 'ایک بچے کی پالیسی' کا ہولناکیوں کا سامنا کیا ہے۔ بیجنگ 2021 میں تین بچوں والی پالیسی کے نفاذ کے بعد سے "پیدائش کے حامی کلچر" کو فروغ دینے کے لیے ملک گیر پروگرام شروع کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین کی آبادی خطرناک حد تک کم ہو رہی ہے۔ وہ نعرے اور پوسٹرز جو اصل میں ایک سے زیادہ بچے پیدا کرنے کے خلاف احتیاط کرتے تھے ان کو تبدیل کر دیا گیا ہے جو زیادہ بچے پیدا کرنے کو فروغ دیتے ہیں۔ مقامی حکومتوں کی جانب سے پالیسی ترغیبات، بشمول نقد رقم، ریئل اسٹیٹ سبسڈیز، اور زچگی کی چھٹی میں توسیع، کا نفاذ کیا گیا ہے۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ کچھ بھی کام نہیں کر رہا، کیونکہ چین میں خواتین اب بچے پیدا کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی ہیں۔ ایسا ہی ایک معاملہ، جو چین میں بچوں کی پالیسیوں کے منفی اثرات کو نمایاں کرتا ہے، وہ ہے فینگ۔ اس کے پری اسکول کے دنوں سے، وہ سرکاری طور پر اپنے بڑے چچا کی بیٹی کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔ ایسا اس وقت ہوا، جب اس کے والدین نے اپنی دوسری حمل کو چھپانے کی کوشش کی، تا کہ سخت سزاؤں سے بچا جا سکے۔ اس وقت، چین کا ایک بچہ کا متنازعہ اصول 1980-2015 تک نافذ تھا۔ فینگ نے رازداری کی وجوہات کی بنا پر تخلص استعمال کرتے ہوئے برسوں بعد سی این این کو بتایا "مجھے واقعی میں نہیں معلوم تھا کہ مجھے کن والدین کا نام رکھنا ہے۔" اس کے بعد سے، آبادیاتی بحران کو روکنے کے لیے، بیجنگ نے 2021 میں بتدریج پیدائشی کوٹے کو ایک سے دو بچوں، پھر تین تک بڑھا دیا ہے۔ ون چائلڈ پالیسی اب نافذ العمل نہیں ہے، لیکن ماضی کے نشانات اب بھی برقرار ہیں۔ خواتین کی ایک نئی نسل، جیسے فینگ، والدین بننے سے گریزاں ہے کیونکہ وہ اپنے والدین کی مشکلات اور ایک بچے کے شہری ہونے کے ناطے ان کی قربانیوں سے صدمے کا شکار تھیں۔ اس سے بیجنگ کی موجودہ پرو برتھ مہم کی حمایت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

گستاخ رسول ﷺ رام گیری کی گرفتاری اور وقف ترمیمی بل پر پارٹی کی وضاحت کے مطالبات کے ساتھ

فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے مہاراشٹرا کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار سے ملاقات کی

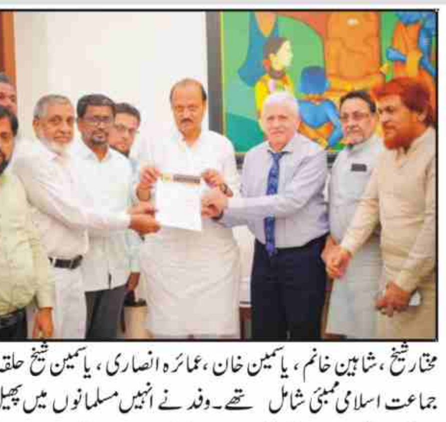

ممبئی :21 /اگست: کئی مسائل اور مسلم عوام میں پنپ رہی بے چینی کو لے کر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت داداپوار سے ملاقات کی۔ جس میں پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی صدر انجمن اسلام ممبئی، ڈاکٹر سلیم خان سنئیر صحافی و رکن شوریٰ جماعت اسلامی ہند، فرید شیخ صدر امن کمیٹی ممبئی، مولانا جلیل انصاری صدر جمعیت اہل حدیث ممبئی، مولانا باقر نمائندہ شیعہ مسلک، حافظ اقبال چونا والا رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند، سرفراز آرزو صدر خلافت ہاؤس کمیٹی ممبئی، عبدالحسیب بھاٹکر رکن شوریٰ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر، شاکر شیخ کوکوارڈ ینٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس ڈاکٹر عظیم الدین صدر موومنٹ فار ہیومن ویلفیئر، سلیم بھائی، فاروق امانی، عرفان خان، اسلم غازی صدر اے پی سی آر مہاراشٹر، اشرف خان پی آر سیکریٹری جماعت اسلامی ممبئی، فیروز خان، مولانا احمد، فاروق بھائی نئی روشنی، ذاکر بھائی، حاجی یونس، ایڈووکیٹ شوکت انجمن اسلام پنچ گنی، مختار شیخ، شاہین خانم، یاسمین خان، عمائرہ انصاری، یاسمین شیخ حلقہ خواتین جماعت اسلامی ممبئی شامل تھے۔ وفد نے انہیں مسلمانوں میں پھیل رہے عدم تحفظ کے احساس جس کا اہم سبب فرقہ پرست اور شرارت پسند عناصر کی مسلمانوں کیخلاف پرتشدد مظاہرہ اور انتظامیہ کی خاموشی ہے۔ اس کے علاوہ وفد نے رام گیری کے ذریعہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی پر مسلمانوں کے موقف سے آگاہ کرایا۔ وقف ترمیمی بل پر مسلمانوں کی رائے سے آگاہ کیا۔ وفد میں شامل عبدالمجیب شیخ کوآرڈینیٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے بتایا کہ چار نکات پر نائب وزیر اعلیٰ سے گفتگو کی جس میں اول گستاخ رسول ﷺ رام گیری کی گرفتاری کا مطالبہ۔ دوم وقف ترمیمی بل پر پارٹی کے موقف کی وضاحت۔ سوم ریاست کے امن کو بگاڑنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ اور چہارم ریاست میں جنسی زیادتیوں کے خلاف ٹھوس اقدام کے مطالبات شامل ہیں۔ ان امور سے متعلق نائب وزیر اعلیٰ نے وفد اور ان میں شامل افراد کی گفتگو کو سنا اور ضروری اقدامات کی یقین دہانی کروائی۔ انہوں کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے مل کر ان کی توجہ ان امور کی جانب مبذول کرانے کی کوشش کروں گا۔

جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر کی بدلاپور جنسی درندگی کی مذمت

ممبئی :21 /اگست: جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے بدلاپور میں معصوم بچیوں کے ساتھ جنسی درندگی کی مذمت کی ہے اور سماج پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں جنسی جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجوہات پر غور کرے۔ میڈیا کو دیئے گئے ایک بیان میں جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر نے تھانے کے بدلاپور کے ایک اسکول میں تین اور چار سال کی عمر کے دو بچیوں ں کے ساتھ جنسی درندگی پر گہرے صدمے اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے صورتحال کی سنگینی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ جرم اسکول کے احاطے میں عملے کے ایک رکن نے کیا جو انتہائی تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ کولکاتا میں ایک ٹرینی ڈاکٹر کی جنسی زیادتی اور قتل کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یہ لعنت پورے ملک میں پھیل رہی ہے۔ اگر ہم تعلیمی اداروں اور کام کی جگہوں پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی حفاظت کو یقینی نہیں بنا سکتے ہیں تو یہ ایک بہت ہی سنگین مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے جس کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ ہم ملزمین کے خلاف فوری اور فیصلہ کن کارروائی اور اس معاملے کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مولانا الیاس خان نے عوام پر زور دیا کہ وہ معاشرے میں اخلاقی زوال اور ذاتی کردار میں خطرناک حد تک کمی پر غور کریں۔ انہوں نے سیاست دانوں اور دانشوروں پر زور دیا کہ وہ اس اخلاقی بحران کی بنیادی وجوہات پر سنجیدگی سے غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے رہنماؤں کو ہندو مسلم پولرائزیشن کی سیاست کو ترک کرنا چاہئے اور اپنی نوجوان نسل اور سماج کو جنسی بگاڑ اور اخلاقی بدعنوانی کی کھائی میں گرنے سے بچانے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ جماعت اسلامی ہند کا ماننا ہے کہ اس صورت حال کی بنیادی وجہ تقویٰ میں کمی اور خدا سے ڈرنے والے معاشرے کو پروان چڑھانے کی کوششوں کا فقدان ہے۔ لوگوں کو اخلاقی اصولوں، اقدار یا سماجی پابندیوں کے بارے میں کوئی رہنمائی کے بغیر جنگلی جھاڑیوں کی طرح بڑھنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایک اور اہم عنصر استثنیٰ کا کلچر ہے جو ہمارے ملک میں جڑ پکڑ چکا ہے، جہاں جرائم کو اکثر فرقہ وارانہ عینک سے دیکھا جاتا ہے، اور سیاسی سرپرستی کی وجہ سے مجرموں کو جوابدہ نہیں ٹھہرایا جاتا ہے۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر نے سماج اور حکومت پر زور دیا کہ وہ اسکولوں میں اخلاقی تعلیم کو دوبارہ شروع کریں اور کردار سازی کو ترجیح دیں۔

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21 اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان "ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری" کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہوگئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈنیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طئے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہارِ تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

ڈسٹرکٹ سیشن جج سلمان اعظمی کے دستِ مبارک سولاپور کے گلوکار محمد ایاز کو ٹرافی سے نوازہ گیا

تصویر میں - چیف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ایم اے سلمان اعظمی، بار ایسوسی ایشن کے صدر ایڈوکیٹ امیت اڑنگے، ایڈوکیٹ شندے، ایڈوکیٹ پامول، ایڈوکیٹ کٹارے نے محمد ایاز کو مبارکباد دیتے ہوئے۔

سولاپور: 21 /اگست (نامہ نگار) : سولاپور بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام 78 ویں یوم آزادی کے موقع پر حب الوطنی کے گیتوں پر مبنی ثقافتی پروگرام "یہ دیش ہے ویر جوانوں" پروگرام ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ کے احاطے میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں سولاپور کے فرزند اور مہاراشٹر کے عظیم فاتح محمد ایاز کو چیف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج عزت مآب سلمان اعظمی صاحب نے ٹرافی دے کر خوش آمدید کیا۔ سولاپور بار ایسوسی ایشن کے صدر ایڈوکیٹ امیت اڑنگے، نائب صدر ایڈوکیٹ شندے، سکریٹری ایڈوکیٹ منوج پامول، ایڈوکیٹ ندا سیفن، خزانچی ایڈوکیٹ وجے کمار کٹارے ان بھی موجود تھے۔ اس تقریب میں میرے دیش کی دھرتی سونا اوگلے، کر چلے ہم فدا جا وتن ساتھیو، جہاں ڈال ڈال پر، ہم جینگے اور مرینگے اے وطن تیرے لیے، اے میرے وطن کے لوگو جیسے کئی حب الوطنی کے گیت پیش کیے گئے۔ اس موقع پر تمام جج صاحبان موجود تھے۔ سولاپور بار ایسوسی ایشن کے اہل خانہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ محمد ایاز نے سولاپور بار ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے جس اعزاز سے نوازا ہے، اس سے یقیناً مجھے حوصلہ ملتا ہے۔

مرکزی تعلیمی بورڈ کی جانب سے

ذہنی صحت کے مسائل پر آن لائن لیکچر کا انعقاد

نئی دہلی: 21 /اگست: مرکزی تعلیمی بورڈ، فیڈریشن آف مسلم ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز اور آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک آن لائن لیکچر کا پروگرام منعقد کیا گیا، جس کا عنوان "ذہنی صحت کے مسائل اور رہنمائی" تھا۔ اس بصیرت افروز سیشن میں پروفیسر شاہ عالم، شعبہ نفسیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ذہنی صحت کے چیلنجز اور ان کے حل کے حوالے سے اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ذہنی صحت کے مسائل، تعلیمی اور پیشہ ورانہ دباؤ، اور ان کے اثرات پر تفصیل سے گفتگو کی۔ لیکچر میں اساتذہ، طلباء، اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پروفیسر شاہ عالم نے اپنے لیکچر کے دوران بتایا کہ مثبت سوچ اور توازن ذہنی صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔ انہوں نے منفی خیالات کو کم کرنے کے لیے مثبت سوچ کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ مثبت سوچ ذہنی توانائیوں کو برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر ہے۔ والدین اور بچوں کے درمیان تعلقات پر گفتگو کرتے ہوئے، پروفیسر عالم نے نوجوانوں کی آزادی کی خواہش اور والدین کی توقعات کے درمیان پیدا ہونے والے تضاد کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اس تضاد کو حل کرنے کے دوران جذبات پر قابو نہ رکھنے سے طویل مدتی نفسیاتی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ذہنی صحت کے وسائل کی کمی پر بات کرتے ہوئے، پروفیسر عالم نے خاص طور پر خواتین میں ذہنی صحت کے مسائل کی زیادہ شرح کا ذکر کیا اور کہا کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مزید وسائل اور پیشہ ورانہ حمایت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے والدین، اساتذہ، اور مشیروں کی جانب سے بچوں کی باتیں سننے اور سمجھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس سلسلے میں حضرت محمد ﷺ کی مثال پیش کی، جنہوں نے بچوں کی باتیں سننے اور سمجھنے کے لیے ایک بہترین طریقہ اپنایا تھا۔ لیکچر کے دوران تعلیمی کامیابی، مسابقتی امتحانات، اور موبائل فون کے استعمال کے ذہنی صحت پر پڑنے والے اثرات پر بھی بات کی گئی۔ پروفیسر عالم نے اساتذہ اور والدین سے اپیل کی کہ وہ طلباء کو ان دباؤ کا سامنا کرنے اور مطالعے کے ساتھ ساتھ تفریح کو بھی متوازن کرنے میں مدد کریں۔ انہوں نے مستقبل کی پیشنگوئی کرتے ہوئے کہا کہ 21 ویں صدی میں ماہرین نفسیات اور مشیروں کی بڑھتی ہوئی ضرورت محسوس کی جائے گی۔ انہوں نے ذہنی صحت اور خودکی تشخیص کے لیے مقاصد مرتب کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور شب و روز کو تین حصوں میں تقسیم کے فارمولے کا تعارف کرایا، آٹھ گھنٹے کام کے لیے، آٹھ گھنٹے ذاتی زندگی کے لیے اور آٹھ گھنٹے نیند کے لیے۔ اس طریقے کا مقصد زندگی میں ہم آہنگی اور فکری توانائیوں کو فروغ دینا ہے۔ لیکچر کے اختتام پر شرکاء کو اپنے سوالات اور خیالات پیش کرنے کا موقع دیا گیا، جس سے یہ سیشن مزید فعال اور مفید بن گیا۔ اس پروگرام نے ذہنی صحت کی تعلیم اور آگاہی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ منتظمین نے مستقبل میں بھی اس قسم کے پروگراموں کے انعقاد کے عزم کا اظہار کیا تاکہ کمیونٹی اور اساتذہ کی تقویت کے لیے مزید اقدامات کیے جاسکیں۔

جامع مسجد درگاہ حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں آج ہفتہ واری درس قرآن

ترجمان قادریت مولانا سید رضوان پاشا قادری سلسلہ وار درس دیں گے

حیدرآباد 22 /اگست (راست) انتظامی کمیٹی درگاہ سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام جمعرات 22 / اگست کو بعد نماز مغرب جامع مسجد درگاہ حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہفتہ واری درس قرآن منعقد ہوگا حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین انتظامی کمیٹی درگاہ شریف نگرانی کریں گے مدرس مفسر قرآن ترجمان قادریت حضرت علامہ حافظ ڈاکٹر سید رضوان پاشا قادری مدظلہ صدر نشین دی قرآن اکیڈمی سلسلہ وار درس دیں گے مولانا مفتی محمد صلاح الدین امام وخطیب جامع مسجد درگاہ شریف کی قرأت سے درس کا آغاز ہوگا قاری سید فاضل نقشبندی بارگاہ رسالت مآب میں نذرانہ نعت پیش کریں گے عہدہ داران تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف مولانا حافظ مظفر حسین خان بندہ نوازی، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب الحاج محمد حسین نقشبندی معتمد عمومی، جناب الحاج محمد عزیز الرحمن خازن، جناب محمد مظہر الدین صدیقی قادری، جناب سید شمس الاکبر علی الہاشمی نائبین معتمد، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب ڈاکٹر الحاج محمد یسین، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔ واضح رہے کہ انتظامی کمیٹی درگاہ سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام جمعرات 22 /اگست کو بعد نماز مغرب جامع مسجد درگاہ حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہفتہ واری درس قرآن منعقد ہوگا۔

چنار اُردو میلہ میں شمولیت کے لئے قاسم خورشید کشمیر روانہ

پٹنہ، 21 /اگست (پریس ریلیز) اردو ہندی کے عالمی شہرت یافتہ تخلیق کار ماہر تعلیم ڈاکٹر قاسم خورشید جن کی مختلف زبانوں میں 20 سے زائد کتابیں مقبولیت کا شرف حاصل کرچکی ہیں اور طالب علمی کے زمانے سے ہی بتدریج اُردو ہندی کے رسائل میں شائع ہونے کے ساتھ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے علاوہ اسٹیج کے توسط سے معتدد ڈرامے مختلف بین الاقوامی مشاعرے سے اپنی معیاری شناخت کے لیے جانے جاتے ہیں ان کی کئی کہانیاں اُردو ہندی کے معیاری انتخاب میں شائع ہوچکی ہیں انہوں نے دلی دوردرشن کے لیے معتدد فلمیں بھی بنائیں اور جاپان فلم فیسٹیول تک ان کی فلموں کو اعزاز سے نوازا گیا ہے کئی بڑے اوارڈ سے نوازے گئے ہیں جن میں صدر جمہوریہ کے فکشن ایوارڈ بھی شامل ہے قاسم خورشید نے بغیر کسی لوبی کے صرف اپنی صلاحیتوں سے ایک مقام بنایا ہے قابلِ ذکر ہے کہ پورے ہندوستان۔ میں مشتہر کلاس 1 آفیسر کے واحد عہدے پر اُن کا انتخاب ہوا پھر ایجوکیشنل ٹیلیویژن کے انچارج ڈائریکٹر بنے بعد میں بہار کابینہ سے منظوری کے بعد 9 زبانوں کے ہیڈ بنائے گئے اور اسکولی بچوں کے 1 سے 12 تک کے لیے نصاب کی کتابیں تیار کروائیں کسی بھی سیمینار یا مشاعرے میں ان کی شمولیت ہی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی ہے سچ ہے کہ انتہائی نامساعد حالات میں جینے کے باوجود ہمیشہ مسکراتے ہوئے نظر آتے ہیں جہاں تک این بی ٹی ساہتیہ اکادمی یا این سی پی یو ایل کی بات ہے تو ان اداروں کے لیے بھی انہوں میں بہُت کام کیا ہے کئی کتابیں آج بھی ذکر اور فکر میں ہیں حال میں اُن کے ڈرامے کا مجموعہ "تماشا" شاعری کا مجموعہ "دستکیں خاموش ہیں" اور "دل کی کتاب" لگاتار ذکر کے بعد پسند کی جارہی ہیں چنار اُردو کتاب میلہ کشمیر میں مختلف پروگرام کامیابی سے جاری ہیں اسی سلسلے میں مصنفین سے خصوصی ملاقات کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے جس میں بہار سے خصوصی طور پر قاسم خورشید کو مدعو کیا گیا ہے اس پروگرام میں شامل ہونے کے لیے آج پٹنہ سے سرینگر کے لیے صبح کی فلائٹ سے قاسم خورشید روانہ ہوئے جہاں اُن کے لیے مختص پروگرام میں وہ اپنے کوائف بیان کرنے کے ساتھ شعری نثری پیش کش سے بھی لوگوں کو محظوظ کریں گے بڑی بات یہ ہے کہ روز ہزاروں کی تعداد میں شائقین شامل ہوتے ہیں اور کشمیر کی خوبصورت وادی ڈل جھیل اور چناروں کے درمیان روح پرور ماحول میں یہ فیسٹیول جاری ہے اور جوق در جوق لوگ اپنی پسندیدہ کتابوں اور اپنے رائٹر سے روزمل رہے ہیں ڈاکٹر قاسم خورشید اس پروگرام کے ساتھ دیگر ایونٹ میں بھی شامل ہونگے ڈاکٹر خورشید نے بے حد فعال سربراہ ڈاکٹر شمس اقبال اور اُن کے رفقاء کو صدی کے خصوصی طور پر کشمیر کے اس انتہائی بڑے اور تاریخی پروگرام کے انعقاد کے لیے دلی مبارکباد پیش کی ہے۔

بدلاپور اسکول میں کے جی کی ۲ طالبات ساتھ ہوئی جنسی زیادتی انتہائی شرمناک

اس واقعہ میں ملوث خاطیوں کے خلاف کڑی اور سخت کاروائی کی جائے، مولانا ندیم صدیقی کا حکومت سے پرزور مطالبہ

ممبئی: 21 /اگست (پریس ریلیز) ممبئی سے قریب بدلاپور میں واقع آدرش اسکول میں کے جی کی ۲ طالبات ساتھ ہوئی جنسی زیادتی اور نازیبا حرکت کی جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے سخت مذمت کی اور اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹی بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا جو خوفناک واقعہ پیش آیا ہے وہ انتہائی شرمناک ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، اس معاملے میں ملوث مجرموں کو ایسی عبرت ناک سزاء دی جائے تاکہ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی گھناؤنی حرکت کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔ مولانا ندیم صدیقی نے مزید کہا کہ بچیوں کے ساتھ جنسی واقعات کی روک تھام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ایسے ذہنی بیماروں کے خلاف سزائے موت جیسی سنگین سزائیں نافذ نہ کردی جائیں، اس قسم کے واقعات پیش آنے کے بعد محکمہ پولیس کی جانب سے سیاسی دباؤ اور دیگر وجوہات کی وجہ سے فوری طور پر ایف آئی آر درج کرکے مجرم کے خلاف سخت کاروائی نہ کرنا بھی جنسی زیادتی بڑھنے کی ایک وجہ ہے، اگر پولیس انتظامیہ فوری طور پر کاروائی کرے تو اس قسم کے واقعات میں کمی آنے کا امکان ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقل طور پہ بچیوں کے ساتھ ہونے والے گھناؤنے واقعات کو روکنے، اور درندگی کو انجام دینے والے مجرمین کے خلاف سخت قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ جمعیۃ علماء کے صدر مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب نے وزیر اعلی ایکناتھ شندے، دونوں نائب وزیر اعلی اجیت داداپوار، دیویندر فڑنویس سے اس معاملے میں شامل تمام خاطیوں کے خلاف سخت کاروائی مطالبہ کیا ہے چاہے وہ جنسی زیادتی کرنے والا درندہ مجرم ہو۔ یا ایف آئی آر درج کرنے میں لاپرہی برتنے والے پولیس آفیسران ہوں۔ یا اسکول انتظامیہ ہو۔ یا انصاف کے لئے احتجاج کرنے والوں پر پراندھادھند لاٹھی چارج کرنے والے کانسٹیبل ہوں۔ سب کے خلاف کاروائی ہونا ضروری ہے، تاکہ دوبارہ اس قسم کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے کوئی دوسرا واقعہ پیش نہ آئے۔

بدلاپور واقعہ کے خلاف بھیونڈی مہیلا این سی پی کا احتجاج

اگر دیویندر فڑنویس خواتین کی حفاظت نہیں کر سکتے تو انہیں وزیر داخلہ کے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ سواتی کامبلے

بھیونڈی: 21 /اگست (شارف انصاری):- بدلاپور کے ایک مشہور اسکول میں تین سالہ دو نابالغ بچیوں کے ساتھ جنسی ہراسانی کے واقعے کے بعد پورے ملک میں غم و غصے کا ماحول ہے۔ اس معاملے میں بھیونڈی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی خاتون صدر سواتی کامبلے کی قیادت میں احتجاجی مورچہ نکال کر اس واقعہ کی پر زور مذمت کی گئی اور ساتھ ہی ریاستی وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کے استعفیٰ کے ساتھ ساتھ ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس مورچہ میں سینکڑوں خواتین نے شرکت کی۔ آج دوپہر تقریباً 2.30 بجے مہیلا صدر سواتی کامبلے کی قیادت میں بھیونڈی کے کونارک آرکیڈ میں واقع مہیلا این سی پی کے دفتر سے پرانت دفتر تک ایک احتجاجی مورچہ نکالا گیا، جس میں خواتین کی بڑی تعداد شامل تھی۔ جس کے بعد خواتین صدر سواتی کامبلے کی قیادت میں ایک وفد نے پرانت افسر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ ریاستی افسر کو دیے گئے میمورنڈم میں خاتون صدر سواتی کامبلے نے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس سے کہا ہے کہ مہاراشٹرا سنتوں اور عظیم شخصیات کی سرزمین ہے۔ جہاں خواتین کا احترام کیا جاتا ہے لیکن جب سے بی جے پی کی حکومت آئی ہے بچیوں اور خواتین کے ساتھ مظالم کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ 13 اگست کو بدلاپور میں دو لڑکیوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کا واقعہ پیش آیا، جس میں پولیس نے کارروائی کرنے میں تاخیر کی، جس کی وجہ سے 20 اگست کو بدلاپور ریلوے اسٹیشن پر عوامی احتجاج کیا گیا۔ سواتی کامبلے نے میمورنڈم میں مزید کہا ہے کہ خواتین کی حفاظت کی ذمہ داری وزیر داخلہ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم خواتین کو تحفظ نہیں دے سکتے تو آپ کو وزیر داخلہ کے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ ساتھ ہی ملزمان کو فوری طور پر سزائے موت کی سزا دینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر شبینہ انصاری، للیتا پنچال، شمیم نثار انصاری، فریدہ جعفر، نازرین انصاری وغیرہ موجود تھی۔

ریلائنس جیو نے جیوٹی وی پلس ٹو ان ون آفر متعارف کرایا

ایک کنکشن کے ساتھ دو ٹی وی چلائیں۔ 800+ چینل اور 13 او ٹی ٹی ایپس کی سہولت دستیاب

نئی دہلی۔ 21 /اگست۔ 2024۔ ریلائنس جیو نے اپنے صارفین کے لیے جیو ٹی وی پلس ٹو ان ون آفر متعارف کرایا ہے۔ اس پیشکش کے تحت، صارفین اب ایک ہی جیو ایئر فائبر کنکشن سے بیک وقت دو ٹی وی چلا سکتے ہیں۔ اس پلان میں صارفین کو 800 سے زیادہ ڈیجیٹل ٹی وی چینلز اور 13 او ٹی ٹی ایپس کی سہولت ملتی ہے۔ یہ سروس جیو ٹی وی پلس ایپ کے ذریعے دستیاب ہے۔ جیو ٹی وی پلس ایپ 10 زبانوں اور 20 زمروں میں 800 ڈیجیٹل ٹی وی چینلز تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں، صارفین ایک لاگ ان سے 13 سے زیادہ مشہور او ٹی ٹی ایپس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ جیو ٹی وی پلس ایپ کی کلیدی خصوصیات میں سنگل سائن آن آپشن، سمارٹ ٹی وی ریموٹ کمپیٹیبلٹی، اور ذاتی مواد شامل ہیں۔ صارفین سمارٹ فلٹرز کا استعمال کرتے ہوئے آسانی سے چینلز تلاش کر سکتے ہیں، پلے بیک کی رفتار کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور یہاں تک کہ پہلے نشر ہونے والے شوز بھی دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سروس جیو ایئر فائبر کے تمام پلانس پر دستیاب ہے۔ جبکہ جیو فائبر پوسٹ پیڈ میں، یہ 599 روپے، 899 روپے اور اس سے اوپر کے پلانز پر دستیاب ہے جبکہ جیو فائبر پری پیڈ میں، یہ 999 روپے اور اس سے اوپر کے منصوبوں پر دستیاب ہے۔ جیو ٹی وی ایپ پر دستیاب بڑے چینلز اور او ٹی ٹی ایپس میں کلرز ٹی وی، سٹار پلس اور زی ٹی وی جیسے مقبول نیٹ ورکس شامل ہیں۔ اس کے ساتھ او ٹی ٹی پلیٹ فارم جیسے ڈزنی پلس، ہوٹ سٹار، سونی لاؤ اور زی فائیو بھی دستیاب ہیں۔

خواتین کے خلاف جنسی تشدد اور قتل کے واقعات میں اضافہ تشویشناک: ضیاء الدین صدیقی

اورنگ آباد: 21 اگست۔ وحدت اسلامی ہند کے امیر ضیاء الدین صدیقی نے ملک میں خواتین کے خلاف جنسی تشدد کے واقعات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں خواتین کے خلاف تشدد اور زنا بالجبر کے پے بہ پے متعدد واقعات سامنے آرہے ہیں۔ اس طرح کے واقعات میں اضافہ سماج کے لیے ایک نہایت ہی تشویشناک امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ اپنے مذموم مقاصد کے تحت ملک میں جبر و تشدد اور منافرت کو فروغ دے رہے ہیں۔ جبر و تشدد اور منافرت ایک ایسی زہریلی ہوا ہے جو پورے ماحول کے لیے آلودگی کا سبب بن جاتی ہے۔ سماج میں انسانی قدریں ختم ہو جاتی ہیں اور برائیوں کا بول بالا ہونے لگتا ہے۔ خواتین کے خلاف تشدد اور بے گناہوں کی لنچنگ اس کے موجودہ نتائج ہیں۔ اگر اس جانب فوری توجہ نہیں دی گئی تو حالات مزید ابتر ہوتے جائیں گے۔ وحدت اسلامی ہند کے امیر نے کہا کہ چند ہی دنوں کے اندر، کولکاتہ میں خاتون ڈاکٹر کے ساتھ جنسی تشدد اور پھر اس کا بہیمانہ قتل، بدلاپور مہاراشٹر میں کمسن بچیوں کا جنسی استحصال، اتراکھنڈ کے اسپتال میں ایک مسلم نرس کے ساتھ زنا بالجبر اور اس کا بے دردی کے ساتھ قتل کیا جانا، نیز مزید واقعات جن کی رپورٹنگ اخبارات میں ہوئی ہے، اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملک میں انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ جب تک منافرت اور لنچنگ کے خلاف مؤثر اقدامات نہیں اٹھائے جاتے۔ اور حکومت و انتظامیہ حقیقی مجرموں کے خلاف ایمان دارانہ کارروائی نہیں کرتی اس طرح کے واقعات پر روک لگانا مشکل ہوگا۔ ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ سپریم کورٹ کے ذریعے کولکاتہ واقعے کے سلسلے میں سوموٹو اقدام ایک خوش آئیند امر ہے۔ لیکن اتراکھنڈ اور بدلاپور کے متاثرین بھی اس طرح کے اقدام انصاف کے منتظر ہیں۔

آئی جی ایم اسپتال بھیونڈی میں بچوں اور عورتوں کے ڈاکٹرس کی عدم موجودگی سے اسپتال کے ڈاکٹروں کی غیر معینہ مدت ہڑتال

ڈاکٹروں کے تقرری لیٹر آنے کے بعد ہڑتال ختم ہوگئی

بھیونڈی: 21 /اگست: (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر اور تعلقہ کا واحد سرکاری اسپتال اندرا گاندھی سب ضلع (آئی جی ایم) اسپتال میں گائنا کالوجی اور نوزائیدہ بچوں کے حفاظتی وارڈ میں 24 گھنٹے ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے انتظامیہ سے ڈاکٹروں کی مانگ کی جارہی تھی، لیکن ڈاکٹروں کے مطالبے کے باوجود متعلقہ انتظامیہ ڈاکٹروں کی فراہمی میں تاخیر کررہا تھا جس کے لیے آج 21 اگست بروز بدھ صبح 10 بجے سے آئی جی ایم اسپتال کے شعبہ حادثات اور گائنا کالوجی کے ڈاکٹروں اور ہیلتھ ورکرز نے غیر معینہ مدت ہڑتال شروع کردی ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کے احتجاج کے ڈیڑھ گھنٹے کے اندر ہی متعلقہ انتظامیہ نے 24 گھنٹے کے لئے گائنا کالوجسٹ اور ڈاکٹرز کی تعیناتی کا لیٹر جاری کردیا۔ ڈاکٹروں کی تقرری کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے آئی جی ایم اسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مادھوی پنڈھارے نے بتایا کہ 11 اگست سے بھیونڈی شہر کے اندرا گاندھی اسپتال میں گائنا کالوجسٹ اور نوزائیدہ تحفظ روم کے ڈاکٹر 24 گھنٹے دستیاب نہیں تھے، جس کی وجہ سے شہر اور دیہی علاقوں میں علاج کے لیے آنے والے مریضوں کو علاج میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک ہی وقت میں خواتین کی ڈیلیوری کے دوران نرس کوئی فیصلہ لینے کے قابل نہیں رہتی ایسے حالات میں مریضوں کو ریفر کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے یہاں کے ڈاکٹروں کی مانگ کو لے کر انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن مطالبہ کے باوجود انتظامیہ کی جانب سے ڈاکٹروں کی تعیناتی نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے ہسپتال کے تمام شعبوں کے ملازمین نے بدھ کو احتجاج شروع کردیا تھا۔ تاہم محکمہ گائنا کالوجی اور نیو بورن چائلڈ ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹروں کے تقرری لیٹر متعلقہ محکمہ سے موصول ہونے کے بعد ڈاکٹروں نے اپنا احتجاج واپس لے لیا ہے۔

رشبھ شیٹی کی "کنتارا چیپٹر "1 کا چوتھا شیڈول اگلے ہفتے سے شروع ہونے کے لیے تیار ہے!

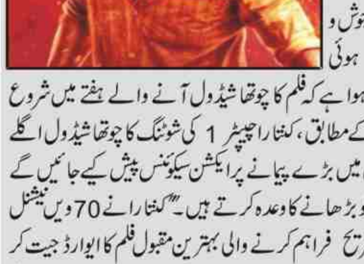

ممبئی: 21 اگست (ایم ملک) ہومبلے فلمز کا "کنتارا چیپٹر 1 ان فلموں میں سے ایک ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے۔ پہلی نظر کے ٹیزر کی ریلیز کے بعد، جس میں رشبھ شیٹی کو ایک سنسنی خیز اور شدید اوتار میں دکھایا گیا ہے، اس کے اردگرد جوش و خروش عروج پر ہے۔ بڑھتی ہوئی توقعات کے درمیان، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ فلم کا چوتھا شیڈول آنے والے ہفتے میں شروع ہونے والا ہے۔ ایک آزاد ذریعہ کے مطابق، کنتارا چیپٹر 1 کی شوٹنگ کا چوتھا شیڈول اگلے ہفتے شروع ہونے والا ہے۔ شیڈول میں بڑے پیمانے پر ایکشن سیکوئنس پیش کیے جائیں گے جو فلم کے بصری اور سینما کے تجربے کو بڑھانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ "کنتارا نے 70 ویں نیشنل فلم ایوارڈز 2022 میں بہترین تفریح فراہم کرنے والی بہترین مقبول فلم کا ایوارڈ جیت کر ایک مضبوط نشان بنایا ہے۔ مزید برآں، بہت سے انتظار شدہ کنتارا باب 1 کے ساتھ پہلے کبھی نہ دیکھے گئے الہی تجربے سے لطف اندوز ہونے کے لیے تیار ہوجائیں۔

طلباء کی حفاظت کے اقدامات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا-وزیر اسکولی تعلیم

اقدام کے نفاذ سے متعلق حکومتی فیصلے کا اجراء

ممبئی 21/اگست (ورق تازہ نیوز) تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی حفاظت بھی بہت ضروری ہے۔ اسکولی تعلیم کے وزیر دیپک کیسرکر نے کہا کہ حکومتی سطح سے وقتاً فوقتاً اقدامات کے سلسلے میں احکامات جاری کیے گئے ہیں اوران اقدامات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، دیپک کیسرکر نے کہا۔اس پس منظر میں ان کے حفاظتی اقدامات کے موثر نفاذ کے ساتھ ساتھ کچھ نئے اقدامات کے نفاذ کے لیے آج حکومتی فیصلہ جاری کیا گیا ہے کہ اسکولوں میں طلباء، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے بہترین آپشن ہیں۔اور احاطے میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب لازمی رہے گی، جب کہ جن سرکاری اور مقامی سرکاری اسکولوں میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب نہیں ہیں، انہیں ترجیحی بنیادوں پر کیمرے لگانے کی کارروائی کرنی چاہیے۔ مختص فنڈز کا پانچ فیصد ضلعی سالانہ پلان کے تحت انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کمپونٹ کے تحت سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔اسکول کے احاطے میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کو وقفے وقفے سے چیک کرنا ضروری ہے اور اگر ایسی فوٹیج میں کوئی قابل اعتراض مواد پایا جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری بالخصوص پرنسپل اور بالعموم اسکول مینجمنٹ کمیٹی کی ہوگی۔

نان ٹیچنگ اسٹاف کی تقرری کے سلسلے میں خیال رکھا جائے:ریگولر ملازمین کے علاوہ بیرونی ذرائع سے یا کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی تقرریوں کو بھی سکول انتظامیہ کی طرف سے سختی سے چیک کیا جانا چاہیے۔اس کے لیے تقرری سے قبل مقامی پولیس سسٹم کے ذریعے کریکٹر ویری فکیشن رپورٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح تقرری کے بعد متعلقہ شخص کی تصویر کے ساتھ تمام تفصیلی معلومات مقامی پولیس حکام کو فراہم کرنا ضروری ہوگا۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ نان ٹیچنگ سٹاف کی تقرری کے دوران چھ سال تک کی عمر کے طلباء کے لیے ترجیحی بنیادوں پر خواتین عملہ کا تقرر کیا جائے۔طلباء کی حفاظت کے لیے ٹھوس اقدامات کے تحت اسکولوں میں شکایات بکس کی تنصیب کے حوالے سے 5 مئی 2017 کو احکامات جاری کیے گئے ہیں۔اس سلسلے میں اسکول انتظامیہ پر ذمہ داری کا تعین کیا گیا ہے۔ اس سرکلر کے مطابق شکایت باکس کھولنے اور اس میں موصول ہونے والی شکایت پر کی جانے والی کارروائی کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔ یہ جانچنا ضروری ہے کہ آیا اس شکایتی خانے کا موثر استعمال ہورہا ہے اور یہ ذمہ داری سکول کے پرنسپل کی ہوگی۔ 10 مارچ 2022 کے سرکلر کے مطابق اسکول، مرکز، تعلقہ یا شہر سادھن کیندر کی سطح پر ساکھی ساوتری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔اس کے مطابق کمیٹی کے ذریعہ کئے جانے والے کاموں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور ریاستی کمیٹیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر انہیں سونپے گئے کام کو انجام دیں اوران کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔

استوڈنٹ سیفٹی کمیٹی کی مجوزہ تشکیل

اسکول کے طلباء کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر مناسب صورتوں کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔اس کے لیے جس طرح کام کی جگہ پر خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کی شکایات کے جواب میں اقدامات کیے گئے ہیں، اسی طرح کے اقدامات اسکولی طلبہ کے معاملے میں بھی کیے جانے چاہئیں۔ اس کے لیے ایک ہفتے کے اندر ایجوکیشن آفیسر کی سطح سے اسکول کی سطح پر ایک 'سٹوڈنٹ سیفٹی کمیٹی' تشکیل دی جائے، تاکہ یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً طلبہ سے بات چیت کر سکے اوران کے مسائل کو سمجھ سکے۔اس حکومتی فیصلے کے مطابق کمشنر آف سکول ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کی منظوری دی گئی ہے جو ریاستی سطح پر طلباء کی حفاظت کے حوالے سے کئے گئے اقدامات کا جائزہ لے گی۔اس کمیٹی میں مہاراشٹر پرائمری ایجوکیشن کونسل کے اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر، اسٹیٹ ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کونسل کے ڈائریکٹر، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (پرائمری)، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری) اوراسکول ایجوکیشن کے تحت کام کرنے والے گروپ-A کے دوافراد شامل ہیں۔کمشنر آف سکول ایجوکیشن کی طرف سے نامزد کردہ محکمہ کی خواتین افسران ممبر ہوں گی۔ چنانچہ کمشنر آف سکول ایجوکیشن کے دفتر میں جوائنٹ ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن) اس کمیٹی کے ممبر سکریٹری ہوں گے۔گروپ ایجوکیشن آفیسر اور ایجوکیشن آفیسر (پرائمری/سیکنڈری) کو بالترتیب ایک ماہ میں ایک بار اور دو ماہ میں ایک بار طلباء کی حفاظت سے متعلق اقدامات کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس کے لیے طلبہ اور والدین کے جوابات حسب ضرورت ریکارڈ کیے جائیں۔ اس سلسلے میں ایک رپورٹ اسٹیٹ لیول اسٹوڈنٹ سیفٹی ریویو کمیٹی کو پیش کی جائے۔ ریاستی سطح کی اسٹوڈنٹ سیفٹی ریویو کمیٹی کو چاہیے کہ وہ تین مہینوں میں ایک بار محکمہ تعلیم کے مطابق مذکورہ بالا اقدامات کے نفاذ کا جائزہ لے اور وقتاً فوقتاً حکومت کو اس کی رپورٹ پیش کرے۔ اس کے لیے اسکول ایجوکیشن کمشنر ذمہ دار ہوگا۔متعلقہ اسکول انتظامیہ/ ادارہ/ پرنسپل/ ٹیچر/ غیر تدریسی عملہ 24 گھنٹوں کے اندر اس معاملے کی اطلاع متعلقہ ایجوکیشن اتھارٹی کو دیں جب یہ انکشاف ہو کہ اسکول میں طلباء کے ساتھ کوئی نامناسب واقعہ پیش آیا ہے۔اس حکومتی فیصلے کے مطابق اگر یہ پایا گیا کہ اس طرح کے نامناسب واقعے کو کسی بھی طرح چھپانے کی کوشش کی گئی ہے تو متعلقہ شخص یا ادارہ سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

اتر پردیش: مین پوسٹ آفس میں سی بی آئی کی چھاپہ ماری، خوفزدہ سپرنٹنڈنٹ نے کرلی خودکشی

بلند شہر:اتر پردیش کے بلند شہر میں ایک حیران کرنے والا واقعہ پیش ا?یا ہے۔ بلند شہر کے مین پوسٹ ا?فس میں سی بی ا?ئی نے چھاپہ ماری کی تھی، جس سے خوفزدہ پوسٹ ا?فس کے سپرنٹنڈنٹ نے بدھ کی صبح گولی مار کر خود کو ہلاک کرلیا۔خودکشی سے قبل ایک نوٹ اس نے دفتر کے واٹس ایپ پر بھی ڈالا تھا جس میں کئی ملازمین کا نام لکھ کر اپنی موت کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔دراصل سی بی ا?ئی غازی ا?باد کی انسداد بدعنوانی ٹیم نے منگل کی شام تقریباً 4 بجے بلند شہر واقع مین پوسٹ ا?فس پر چھاپہ ماری کی تھی۔ بدھ کی علی الصبح 4 بجے تک یہ چھاپہ ماری جاری رہی۔اسی دوران پوسٹ ا?فس سپرنٹنڈنٹ ٹی پی سنگھ سے بھی پوچھ تاچھ کی گئی تھی۔ پوچھ تاچھ ختم ہونے کے بعد سی بی ا?ئی ٹیم تمام ضروری کاغذات اپنے ساتھ لے گئی۔ بعدازاں ڈاک خانہ سپرنٹنڈنٹ علی گڑھ واقع اپنی رہائش پر پہنچے اور لائسنسی پستول سے گولی مار کر خود کو ہلاک کر لیا۔مہلوک نے اپنے خودکشی نوٹ میں لکھا ہے کہ گزشتہ 16 فروری 2021 کو انھوں نے بلند شہر کے مین پوسٹ ا?فس کی ذمہ داری سنبھالی تھی

بدلاپور واقعے کے خلاف 24 اگست کو ایم وی اے کا مہاراشٹر بند کا اعلان

ممبئی: مہاوکاس اگھاڑی نے 24 اگست کو مہاراشٹر بند کی کال دیتے ہوئے ریاستی حکومت کے خلاف احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ آج ممبئی میں مہاوکاس اگھاڑی کی اہم اتحادی پارٹیوں کی میٹنگ ہوئی، جس میں اس بند کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بند میں ایم وی اے کی تمام پارٹیاں شامل ہوں گی۔ یہ اطلاع این سی پی-ایس پی کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے دی ہے۔جینت پاٹل نے کہا کہ مہاراشٹر میں خواتین اور بچیوں کے خلاف مظالم میں اضافہ ہوا ہے جو ریاست میں محکمہ داخلہ کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ حکومت غیر فعال ہے اوراسی کے خلاف احتجاج کے طور پر 24 اگست کو مہاراشٹر بند کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بند میں مہاوکاس اگھاڑی کی تمام اتحادی پارٹیاں شامل ہوں گی۔ بدلاپور واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے جینت پاٹل نے بتایا کہ اس کیس میں ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر ہوئی جبکہ اسکول انتظامیہ نے بھی معاملے کو دبانے کی کوشش کی۔ اس کی وجہ سے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور لوگ احتجاجاً سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔انہوں نے بی جے پی اور وزیراعلیٰ پر تنقید کرتے ہوئے سوال کیا کہ وہ اس صورتحال کو کیسے سنبھال رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مہاراشٹر میں بچوں کے خلاف جرائم 2014 میں 8000 تھے جواب بڑھ کر 22000 ہو گئے ہیں، جبکہ خواتین پر ہونے والے مظالم کے واقعات کی تعداد 26000 سے بڑھ کر 50000 تک پہنچ چکی ہے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے اور اس میں کوئی سیاست نہیں ہونی چاہئے۔

ناندیڑ: آج ناندیڑ ائیر پورٹ پر وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے نے ممبئی واپسی کیلئے کچھ دیر کے لئے توقف کیا۔اس موقع پر رکن راجیہ سبھا اشوک چوہان نے پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے مبارکبادی

شکتی ایکٹ: تین سال بعد بھی منظوری کی منتظر، خواتین کی حفاظت پر سوالات: انیل دیشمکھ

ممبئی: این سی پی-ایس پی کے سینئر لیڈر و سابق وزیر داخلہ انل دیشمکھ نے ریاستی حکومت سے 'شکتی ایکٹ' سے متعلق سوال کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والے ظالموں کو پھانسی دینے والا 'شکتی ایکٹ' کب نافذ ہوگا۔ انل دیشمکھ نے کہا کہ انہوں نے

اپنے دور میں آندھرا پردیش کی طرز پر مہاراشٹر میں خواتین اور نوجوان لڑکیوں کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کو روکنے کے لیے شکتی ایکٹ لانے کی کوشش کی تھی۔ اس قانون کا مقصد ایسے جرائم کے مرتکب افراد کو براہ راست موت کی سزا دینا تھا۔ وہ یہاں پارٹی کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔انل دیشمکھ نے کہا کہ اس قانون کو مہاراشٹر کی قانون ساز کونسل اور اسمبلی نے منظور کرلیا تھا اور اسے حتمی منظوری کے لیے مرکزی حکومت کو بھیج دیا گیا تھا، لیکن تین سال گزرنے کے باوجود اس قانون کو ابھی تک مرکزی حکومت سے منظوری نہیں مل سکی ہے۔ این سی پی-ایس پی کے سینئر لیڈر انل دیشمکھ نے حال میں ہوئے بدلاپور میں دو معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعے کے بعد اس مسئلے کو دوبارہ اٹھایا ہے۔ انل دیشمکھ کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات کے بعد عوام کی جانب سے مجرموں کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے، جبکہ موجودہ قانون میں سزائے موت کا کوئی التزام نہیں ہے۔ دیشمکھ نے بتایا کہ جب وہ وزیر داخلہ تھے تو انہوں نے سینئر ا?ئی پی ایس اور ا?ئی اے ایس افسران کے ساتھ آندھرا پردیش کا دورہ کیا تاکہ وہاں کے قوانین کا مطالعہ کیا جاسکے۔اس کے بعد مہاراشٹر میں شکتی ایکٹ کی بنانے کی کوششیں کی گئی۔انہوں نے کہا کہ اس قانون کا مسودہ تیار کرنے کے لیے 21 اراکین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، جس میں سینئر افسران اور تمام پارٹیوں کے ایم ایل ایز شامل تھے۔ کمیٹی نے ممبئی، اورنگ آباد اور ناگپور میں میٹنگیں کیں اور خواتین کے حقوق کی تنظیموں کے ساتھ مشاورت کی۔انیل دیشمکھ نے مزید کہا کہ کمیٹی کی تجاویز کی بنیاد پر قانون کا مسودہ تیار کیا گیا اور اسے قانون ساز کونسل اور اسمبلی نے منظور کرلیا۔ حالانکہ مرکزی حکومت نے اس قانون کو تین سال سے منظوری نہیں دی ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مرکزی حکومت کے ساتھ فالواپ کرے تاکہ اس قانون کو جلد از جلد نافذ کیا جاسکے۔ بدلاپور واقعے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انیل دیشمکھ نے بتایا کہ اس معاملے میں تاخیر کے باعث بدلاپور کے سینئر پولیس انسپکٹر سمیت دو پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی جانچ کا مطالبہ کیا کہ کس نے سینئر پولیس انسپکٹر پر دباؤ ڈالا کہ وہ اس سنگین معاملے میں کارروائی میں تاخیر کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے معاملات میں دباؤ ڈالنے والے عناصر کی بھی تحقیقات ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سوال اب بھی باقی ہے کہ تین سال گزرنے کے باوجود خواتین کی حفاظت کے لیے بنایا گیا یہ قانون کب نافذ ہوگا اور کب خواتین کو اس کے تحت انصاف مل سکے گا۔ انل دیشمکھ کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ نہایت سنجیدہ ہے اور اس پر فوری عملدرآمد کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کا سدباب کیا جاسکے۔

آسام: اب قاضی کی جگہ حکومت کرے گی نکاح کا رجسٹریشن

گوہاٹی: آسام کے وزیراعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی قیادت والی کابینہ نے ا?ج مسلمانوں کی شادی کے رجسٹریشن سے متعلق انتہائی اہم فیصلہ لیا ہے۔ 21 اگست کو ا?سام کابینہ میں 'مسلم شادی رجسٹریشن بل 2024' کو منظوری دے دی گئی۔ اس بل کو منظوری ملنے سے مسلمانوں کی شادی کے لیے رجسٹریشن کا اختیار قاضی سے چھن جائے گا اور یہ ذمہ داری حکومت کے پاس ہوگی۔ وزیراعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اس بات کی جانکاری خود سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی ہے۔ انھوں نے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ا?ج ا?سام کابینہ نے مسلم شادی رجسٹریشن بل 2024 کو منظوری دے دی۔

ناندیڑ: خواتین اور بچوں کے تحفظ میں ناکام ریاستی حکومت کے خلاف اودھوٹھاکرشیوسینا کی جانب سے آج ضلع کلکٹر آفس کے روبرو احتجاجی دھرنا دیا گیا جس میں عہدیداران و کارکنان نے شرکت کی اور حکومت کیخلاف نعرہ بازی کی۔

بدلاپور میں بچوں پر تشدد کے خلاف 24 اگست کو 'مہاراشٹر بند': نانا پٹولے

واقعہ نے انسانیت پر سیاہ دھبہ لگادیا، کیس کو دبانے کی کوشش، اسکول کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی غائب

ممبئی: بدلاپور میں دو بچوں پر جنسی تشدد کے واقعے نے مہاراشٹر سمیت پورے ملک کو ہلادیا ہے۔اس واقعے نے ریاست انسانیت پر سیاہ دھبہ لگادیا ہے۔ بدلاپور کا وہ اسکول جہاں یہ انتہائی گھناو?ناو سنگین واقعہ پیش آیا ہے وہ بی جے پی آر ایس ایس سے وابستہ ہے۔ اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ اس سکول کی بدنامی نہ ہو۔اسکول کی سی سی ٹی وی فوٹیج غائب ہے۔مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے اس معاملے میں 'مہا بھرشٹ یوتی' حکومت کے خلاف 24 اگست کو مہاراشٹر بند کی کال دیتے ہوئے عوام سے اس بند میں بڑے پیمانے پر شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔

بدلاپور کے اس لرزہ خیز واقعے نے ریاست میں خواتین اور لڑکیوں کے تحفظ کے سنگین مسئلے کو پھر سے اجاگر کردیا ہے۔ اس لیے آج مہاوکاس اگھاڑی کی میٹنگ میں سیٹ الاٹمنٹ پر ہونے والی بحث کو منسوخ کر دیا گیا اور ریاست میں خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کے واقعات اور خواتین کی حفاظت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اس میٹنگ میں کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے، لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات، اپوزیشن لیڈر وجے وڈیٹی وار، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور ریاستی ورکنگ صدر نسیم خان، ممبئی کانگریس کی صدر ورشا گائیکواڑ، این سی پی کے ریاستی صدر جینت پاٹل، سابق وزیر انل دیشمکھ، جتیندر اوہاڈ، شیوسینا لیڈر سنجے راو?ت اور سابق وزیر اسلم شیخ و دیگر اہم لیڈران موجود تھے۔میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر نے بدلاپور واقعہ پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی مہایوتی حکومت پر اقتدار کا نشہ سوار ہوگیا ہے۔ ریاست میں خواتین کے خلاف تشدد کی شرح میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے لیکن حکومت اپنے ہی اہنکار میں ڈوبی ہوئی ہے۔ لاڈکی بہین کے طور پر 1500 روپے دینے کے لیے بڑی بڑی تقریبات کا انعقاد ہورہا ہے لیکن بہنوں کو کوئی تحفظ نہیں دیا جارہا ہے۔ اب تو سوال یہ پیدا ہونے لگا ہے کہ ریاست میں حکومت، وزارت داخلہ وانتظامیہ کا کوئی وجود ہے کہ نہیں۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بدلاپور واقعہ میں پولیس کے کردار پر بھی سوالیہ نشان کھڑا ہوگیا ہے۔ شکایت درج کرانے گئی متاثرہ کی ماں کو گھنٹوں تھانے میں بٹھا کر رکھا گیا۔ سوال یہ ہے کہ پولیس کس کے دباؤ میں کام کررہی ہے اور حکومت کس کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے؟ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ بدلاپور میں لوگوں نے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کے لیے ایک عوامی تحریک چلائی لیکن حکومت و انتظامیہ کے ذریعے اس تحریک کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ ریاست میں بچوں سے زیادتی کے واقعات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ریاست کی سوئی ہوئی بی جے پی کی مہایوتی حکومت کو بیدار کرنے کے لیے 24 اگست کو مہاراشٹر بند کی کال دی گئی ہے۔ اس بند میں ایم وی اے کی تمام پارٹیاں حصہ لیں گی۔ کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹروں، وکلاء، والدین کو بھی اس بند میں حصہ لینا چاہئے اور بدلاپور کے متاثرین کے خاندانوں کو انصاف دلانے کے لئے حکومت کے خلاف آواز بلند کرنی چاہئے۔

اڈانی مہا گھوٹالے کی تحقیق کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے: ناصر حسین

ممبئی: وزیراعظم نریندر مودی اوران کے خاص صنعت کار دوست اڈانی کے بدعنوان اتحاد کی وجہ سے ملک کو بہت زیادہ معاشی نقصان ہو رہا ہے۔ اس ایک دوست کے لیے سرکاری مشینری کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ ہنڈن برگ کی رپورٹ نے اڈانی سیبی اور مودی کے تعلقات کو بے نقاب کیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس پورے معاملے کی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے ذریعے تحقیقات کرائی جائے لیکن مودی حکومت اس پر مکمل خاموش ہے۔ا?خر مودی حکومت اڈانی مہا گھوٹالے کی جے پی سی انکوائری سے کیوں خوفزدہ ہے؟ یہ سوال کانگریس ورکنگ کمیٹی اور راجیہ سبھا کے رکن ڈاکٹر ناصر حسین نے پوچھا۔ تلک بھون میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ایم پی ڈاکٹر ناصر حسین نے اڈانی-مودی اور سیبی گھوٹالے کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے سیبی کو اڈانی گھوٹالے کی دو ماہ میں انکوائری کا حکم دیا تھا لیکن 8 ماہ گزرنے کے بعد بھی انکوائری مکمل نہیں ہوسکی ہے۔ سیبی جسے اڈانی کی بدعنوانی کی تحقیقات کا کام سونپا گیا تھا، اس کی سربراہ مادھوی بچ بھلا اڈانی کی تحقیقات کیسے کریں گی کیونکہ اڈانی کی کمپنی میں ان کی سرمایہ کاری ہے۔ اڈانی کمپنی میں سرمایہ کاری میں شیل کمپنیوں اور منی لانڈرنگ کا معاملہ بھی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر ملک کے وزیراعظم کا نام کسی گھوٹالے سے جڑا ہوا ہے تو اس کی تحقیقات کر کے حقائق کو عوام کے سامنے لایا جانا چاہیے، لیکن بی جے پی حکومت اور مودی ایسا نہیں کررہے ہیں۔ ڈاکٹر ناصر حسین نے کہا کہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ وزیراعظم مودی نے بنگلہ دیش اور سری لنکا کی حکومتوں سے کہا تھا کہ وہ اپنے بجلی کے پروجیکٹ اڈانی کو دیں۔ وزیراعظم مودی جب بیرون ملک سفر کرتے ہیں تو اڈانی کو اپنے ہوائی جہاز میں لے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اڈانی کو ہوائی اڈے، بندرگاہیں، سیمنٹ کمپنیاں دلوانے کے لیے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔

بدلاپور جنسی ہراسانی: 300 لوگوں کے خلاف ایف ا?ئی ا?ر، 40 گرفتار

ممبئی: مہاراشٹر کے بدلاپور جنسی ہراسانی کیس میں احتجاج جاری ہے۔ کنڈرگارٹن کی لڑکیوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعے کے بعد لوگ سڑکوں پر ہیں۔ جنسی ہراسانی کے خلاف احتجاج کرنے والے 300 افراد کے خلاف ایف ا?ئی ا?ر درج کی گئی ہے اور 40 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس باقی ملزمان کی تلاش کررہی ہے۔ دراصل اس واقعہ سے ناراض لوگوں نے ریلوے ٹریک کو بلاک کردیا تھا اور توڑ پھوڑ بھی کی تھی۔ بڑھتی ہوئی افراتفری کو دیکھتے ہوئے علاقے میں انٹرنیٹ سروس بند کرنا پڑی۔ پولیس کے مطابق گرفتار افراد کو ا?ج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ واقعے کے خلاف ا?ج بھی احتجاج جاری ہے۔ ساتھ ہی اپوزیشن بھی احتجاج کررہی ہے۔ بدلاپور واقعہ کے خلاف این سی پی (ایس سی پی) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے پارٹی کارکنوں کے ساتھ مہاراشٹر حکومت کے خلاف احتجاج کیا۔ اپوزیشن جماعتوں نے الزام لگایا ہے کہ متاثرہ لڑکیوں کے والدین کو بدلاپور پولیس اسٹیشن میں 11 گھنٹے انتظار کرنا پڑا، اس کے بعد حکام نے ان کی شکایت درج کی۔ دوسری جانب بڑھتے ہوئے ہنگامے کو دیکھتے ہوئے مہاراشٹر حکومت نے معاملے کی تحقیقات میں مبینہ طور پر لاپرواہی برتنے پر ایک سینئر پولیس انسپکٹر سمیت تین پولیس افسران کو معطل کرنے کا حکم دیا۔ معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس ا?ئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ کیا ہے معاملہ؟: کنڈرگارٹن کی لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی حقیقت اس وقت سامنے ا?ئی جب 16 اگست کو ایک لڑکی نے اپنے والدین کو اس واقعے کے بارے میں ا?گاہ کیا۔ متاثرہ لڑکیوں کے والدین نے بتایا کہ پولیس نے 12 گھنٹے بعد ان کی شکایت درج کی۔ رپورٹس کے مطابق پولیس کی تفتیش میں پتہ چلا کہ واقعے کے وقت اسکول میں نصب سی سی ٹی وی کام نہیں کر رہا تھا۔ متاثرہ لڑکیوں کے لواحقین اسکول گئے اور پولیس کے لڑکیوں کے بیانات لینے کے لیے 3 گھنٹے تک انتظار کیا۔ واقعے پر ہنگامہ ا?رائی کے بعد اسکول انتظامیہ نے پرنسپل، ایک کلاس ٹیچر اور ایک لیڈی اٹینڈنٹ کو معطل کر دیا۔ ملزم صفائی کارکن اکشے شندے، جسے یکم اگست کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا تھا، کو اس واقعے کے بعد 17 اگست کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ملزم اکشے شندے کو کلیان کورٹ میں پیش کیا گیا، اس دوران میڈیا کو عدالت کے احاطے میں جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ واقعہ کے منظر عام پر ا?نے کے بعد ہزاروں لوگ بدلاپور ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو گئے اور احتجاج شروع کر دیا۔ اس دوران احتجاج پرتشدد ہو گیا اور مشتعل لوگوں نے پتھراو? کیا اور اسکول میں توڑ پھوڑ کی۔ اس دوران بدلاپور ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک بس میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی۔

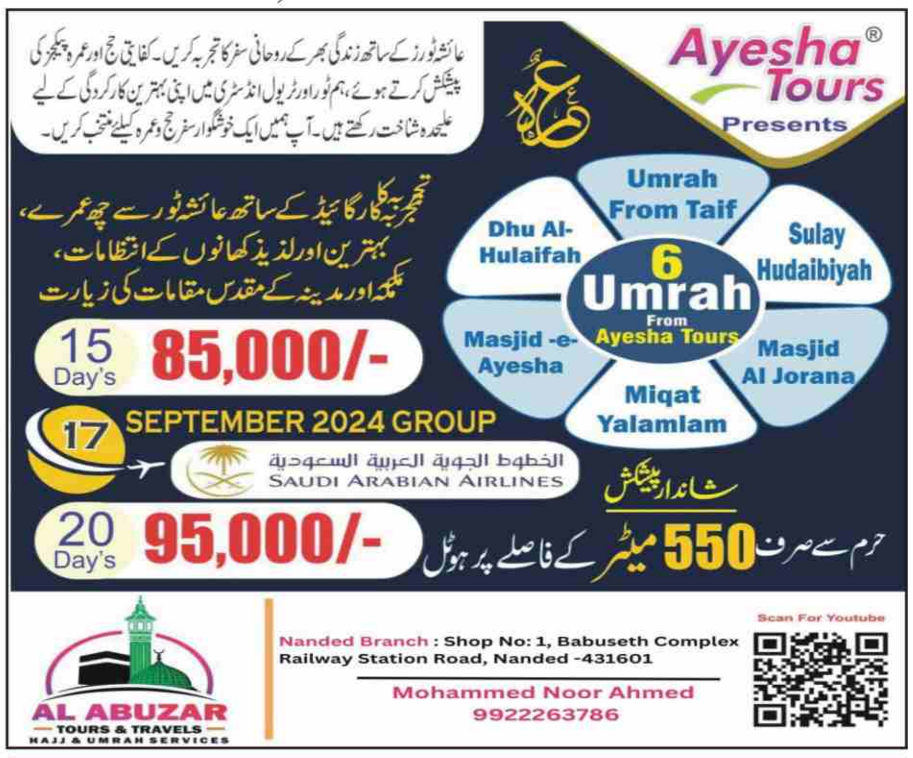

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔